اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم

الحمد للہ کہ کتاب اجابت مقاصد و مطالب کے لئے یعنی فتح الباب

طریق دعوت و اعمال

سورہ والشمس شریف

مع

ترکیب زکوٰۃ و نقش خاتم کبیر و صغیر

تحقیق:

محمد شہاب الدین (کلکتہ)

md.shahabuddin
kolkata(india)
shahabgem@gmail.com
mob

09339677593
08420165293

محمد شہاب الدین (کلکتہ)

گذارش

عموماً اب تک جتنی کتابیں اور رسائل عملیات اور اوراد و وظائف میں شائع ہوئے اہل شرع کیجانب سے اُن پر اعتراض وارد ہوتے رہے اور وہ اہلحدیث کی نظروں میں وقعت اور اعتبار کی نظر سے نہ دیکھے گئے :۔

ہمارا مدت مدید سے ارادہ تھا کہ دعوات عملیات قرآنی میں ایسے رسائل شائع کئے جائیں جو اہل شریعت کے نزدیک واجب الاعتراض نہ ہوں اور اُنکا طریق دعوات حدِ شرعی سے متجاوز نہ ہو۔ اس خیال کو ہم نے جامع شریعت و طریقت اکمل الکملاء و افضل الفضلا مولٰینا و بالفضل اولٰنا حضرت مولوی محمد ابراہیم خانصاحب تخلص بہ روحی کیخدمت عالی میں ظاہر کیا۔ آپنے بہ نظر فائدہ رسانی برادران اسلام منظور فرمایا۔ اور چند روز کے بعد یہ رسالہ ہم ک... فرمایا۔ جس ... لکھا گ...

حضرت موص...

کس...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ الاعظم والصلوٰۃ لنبیہ الاکرام صلی اللہ علیہ علیٰ الہٖ وصحبہٖ وسلم

بعد حمد ونعت مؤلف دعوت سورہ والشمس مدعو بہ ابراہیم روحی خدمت میں ارباب دعوت وعلم سیمیا کی عرض رسا ہے کہ محققین عارفین کے کلام سے ثابت ہے کہ دنیا میں تین طرح کے عامل ہوتے ہیں اول حاکم عامل کہ وہ اپنی ریاضتِ شاقہ کے سبب سے روحانیات یعنی موکلات علوی کی مناسبت سے موکلات سفلی میں سے کسی عون کو اعوان سبعہ سفلی میں سے اپنا مسخر کر لیتا ہے اور وقت ضرورت کے حکماً اُس سے کام لیتا ہے پس وہ کام اکثر بے خطا ہو جاتا ہے۔ دوم وہ عامل کہ وہ کسی سورۃ یا اسم حق تعالیٰ کا و یا کسی نقش کا اپنی محنت و ریاضت سے عامل تو ہو جاتا ہے مگر بظاہر کوئی موکل علوی و سفلی حاضر ہو کر مسخر نہیں ہوتا صرف باطن میں خادم اس اسم حق تعالیٰ و سورہ قرآنی و یا آیات قرآنی کا خادم عالم مثال میں عامل کی جانب حسب اقتضائے ہمت و [illegible]ل کے متوجہ ہو کر عامل کی اکثر اوقات میں باذن حق تعالیٰ حاجت روائی کر دیتا ہے۔ سوم درجہ [illegible] موافق اسم [illegible] تلاوت کرتا ہے

[illegible]سلمان و مومن

[illegible]ت

قوت باطنی ہی جیسے کہ جسم سنکھیا میں قوت باطنی ہلاکت انسانی کی موجود ہی اور تریاق میں قوتِ
باطنی موجبِ ابطال سمیت موجود ہی تو اُس کے فعل واثر کو سنکھیا و تریاق سے منسوب کر دیتے ہیں
لیکن حقیقت میں اس باطنی وظاہری جسم واثر کا خالق و فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسے
ہی خدا کا کلام اور اُسکی تمام اشیاء ظاہری میں داخل ہیں۔ انکی باطنی قوت کا نام موکلات
اور اعوان رکھا گیا ہی یہ ہی اُنکے افعال و خواص کے نام سے پکارے جاتے ہیں یعنی جملہ اشیاے
مادی کی تاثیر و قوت باطنی کا نام ملائکہ خادم الحروف رکھا گیا ہی وہ عامل کے حال کے باطن میں
نگراں ہوتے ہیں۔ وہ حسب مشیتِ حق تعالیٰ کے عامل کا کام کر دیتے ہیں جو کہ فی الحقیقت
حق سبحانہ تعالیٰ اُسکا فاعل حقیقی ہوتا ہی۔ اس مقام پر یہ نکتہ قابل سمجھنے کے ہی کہ تاثیر اشیاء کے
لئے ازروے فعل کے حقیقت ضرور ہی مگر بظاہر اُسکے لئے کوئی شخصیت نہیں ہوتی جیسے کہ
سنکھیا کی خاصیت ہلاکت تو ازروئے فعل کے حقیقت میں موجود ہی مگر اُسکی سمیت کے لئے
شخصیت محسوسہ نہیں ہے اور ملائکہ علویہ اور اعوان جذبہ سفلیہ کیلئے اگرچہ ہماری نظروں سے بالاتر ہیں
شخصیتیں ہستیاں ضرور موجود ہیں مگر اُنکی شخصیت ہمیں نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ حدیث شریف
میں وارد ہی۔ ملک الجبل۔ ملک السحاب۔ ملک الرعد۔ ملک البرق اور دیگر قرآن مجید میں بیدہٖ
مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وارد ہی۔ یعنی ہر ایک چیز کے لئے اُسکا ملک موکل موجود ہی۔ اور ہر ایک موجود
قبضہ خدا تعالیٰ میں ہی۔ اُسکی مشیت سے ہر ایک چیز کی حرکت و سکون ہی۔ وہ نکتہ قابل فہم
کے یہ ہی کہ اس عالم ناسوت سے بالاتر ایک عالم مثال ہی۔ جو چیز عالم حس و شہادت میں یعنی ناسوت
میں عرض ہے جیسے کہ اثر سنکھیا کے ساتھ قائم ہے۔ پس سنکھیا جوہر ہے اور اُس کا اثر
اُسکو عرض عارض ہی مگر یہ ہی عرض عالم مثال میں مانند جوہر کے شخصیت میں موجود ہوتا ہی جسکی
تشخیص نظر اشراق سے اکثر ہو جاتی ہی۔ دوسرا مسئلہ متعلق اعمال کے یہ ہی کہ عامل کے لیے
ہزار شرطوں کی ایک شرط اعظم اکل حلال۔ صدق مقال و ہمت و استقلال ہی۔ اس امر میں کہ مجھے
اپنے عمل میں کامیابی لازمی ہے اور عمل کیلئے بخور مناسب بشرط دریافت کے ضروری ہے

تیسرے نمبر کا وہ عامل ہے کہ دعا و اسم و سورہ قرآنی کو حسب ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے و یا حسب ہدایت اپنے پیرو مرشد کے تلاوت کرکے حاجت روائی کیلئے دعا مانگ لیا کرے وہ رجما بالغیب کامیاب ہو جاتا ہے اس میں بجز تضرع و زاری کے کوئی شرط شروط عملیات سے نہیں ہوتی صرف حسن اعتقاد سے مناجات کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے تو محنت حاصل ہو گئی۔ اگر کامیاب نہ ہوا تو کچھ ملال نہیں کیونکہ اسکی دعا کسی دیگر بلائے وارده کو جسکا علم نہیں ہے ٹالے گی۔ اگر یہ بھی نہ ہوگا۔ تو عاقبت میں ذخیرہ نیکی کا غیر معمولہ برآمد ہو کر باعث نجات ہوگا۔ غرض کہ یہ فعل بندہ کا رائگاں نہیں جاتا۔ پس ہم اس تمہید کے بعد ایک دعوت سورہ والشمس میں رسالہ ہذا کو وضع کرتے ہیں جو کہ حضرت شیخ المشائخ حضرت عبد اللہ تلمسانی کی کتاب کنز الاسرار شموس الانوار کے گیارہویں باب سے اخذ کر کے اردو داں اصحاب کے لئے عربی زبان سے ترجمہ کر کے لکھتے ہیں۔ کیونکہ عجیب و غریب دعوت ہے نہایت سریع الاجابت ہے اور کوکب شمس سے منسوب ہے۔ جس کی بابت شیخ و علامہ محمد عبد اللہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعوت کو ایک شیخ عراقی بغدادی سے دس برس کی خدمت و حاضر باشی کی مدت کے بعد بدقت تمام حاصل کی ہے۔ اور حسب شروط دعوت موصوفہ کے ادا کئے تو نہایت صحیح پایا۔ شیخ عراقی بغدادی اس عمل کے ذریعہ سے عجیب و غریب خوارق عادات پر تصرف رکھتے تھے اور مجھ سے یہ فرماتے تھے کہ جسقدر میں نے اس دعوت کے تصرفات تعلیم کئے ہیں وہ سب کے سب مجربات صحیحہ سے ہیں۔ پھر اس کی بابت شیخ علامہ مؤلف شموس الانوار نے ایک حکایت لکھی ہے

حکایت

کہ میں اور شیخ عراقی ایک کشتی میں سوار ہو کر سفر کر رہے تھے کہ ناگاہ باد مخالف سے ہماری کشتی آوارہ وغیر منتظم ہو کر ایک ایسے جزیرہ میں پہنچی کہ وہاں ایک شہر سفید رنگ کا نظر آیا کہ جس میں بالکل جنات اور روحانیات آباد تھے ان کا کوئی کلام میری سمجھ میں نہیں آتا تھا لیکن وہ شیخ عراقی ان سے خوب کلام کرتا تھا اور انکا کلام اچھی طرح سمجھتا تھا۔ غرضکہ وہ جنات کی زبان سے بخوبی ماہر تھا اور میں محض نابلد تھا۔ پھر اس جزیرہ کی سیر کرکے اسی کشتی کے ذریعہ سے ہم دونوں

ایک دوسرے جزیرہ میں پہنچے اُس جزیرہ کے مرد و عورت کچھ عجیب و غریب ہیئت و صورت کے تھے اور وحشیانہ پن اُنمیں زائد تھا۔ اور میں اُنکی زبان سے بھی ناواقف تھا اور شیخ عراقی اُنکی زبان سے بھی واقف تھا۔ میں اسقدر ضرور جان گیا تھا کہ شیخ عراقی کسی عمل کا عامل ضرور ہے۔ جسکی برکت سے باوجود طغیانی و طوفان سمندر کے ہمیں اور ہماری کشتی کو بجز آوارگی کے کوئی مضرت نہیں پہنچی اور نہ ہر دو جزیرہ کے مرد و عورت کے وحشیانہ پن سے ہمیں کوئی نقصان پہنچا۔ بلکہ برعکس اسکے اُنہوں نے ہماری ہر طرح سے امداد کی اور میری حالت اس زمانہ میں یہ تھی کہ میں نے دعوت سورۂ والشمس کے کچھ اوصاف و اسناد سنکر نادیدہ و نایافتہ اُسکا طالب ہوگیا تھا۔ اور اُسکی تلاش میں رہا کرتا تھا ایکدن حسن اتفاق سے شیخ عراقی سے میں نے سوال کیا اور خدا و رسول کا واسطہ دیکر دریافت کیا کہ آپ کون سے عمل کے عامل ہیں اور اپنے ورد شبانہ روزی میں کیا پڑھا کرتے ہیں جسکی برکت سے جن و انس و وحش و طیور سب کے سب آپکے مسخر ہیں اور آپکے طفیلی و معیت میں مجھے بھی کوئی ایذا نہیں دیتا تو اسکے جواب میں شیخ عراقی نے سنکر یہ جواب دیا کہ جس عمل کا تو متلاشی و جویا ہے وہ یہی عمل ہے جسکا تو مدت مدید سے طالب ہے مگر ادباً تو نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ عجب نہیں کہ اسی کی اُمید میں تو میرا خادم بنا ہوا ہے اور اطاعت میں سرگرم رہتا ہے میں نے اسکا اقبال کیا تو اس نے فرمایا کہ تیرا مافی الضمیر دعوت سورہ والشمس سے ہے اور یہ اسی دعوت سورہ والشمس کے افعال و خواص کی برکت ہے جسکا تو معائنہ کر رہا ہے پس یہ جملہ تصرفات اس دعوت مبارک کے ذریعہ سے میرے ہاتھ پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اُسوقت بصد التجا میں نے اُن سے سوال کیا کہ یہ عمل مجھے تعلیم فرما دیا جاوے میں ریاضت کرنے پر آمادہ ہوں۔ تو اُسکے جواب میں شیخ موصوف نے مجھ سے کہا کہ ابتک تو نے میری خدمت و اطاعت پانچ سال کی مدت سے کی ہے اگر دیگر پانچ سال اسیطرح خدمت و اطاعت میں رہوگے تو میں بیدریغ تعلیم کردونگا کیونکہ مجھے جس شیخ سے یہ دعوت پہنچی ہے اُنھوں نے دس سال تک مجھسے خدمت لیکر تعلیم کی تھی

اور تعلیم کے وقت یہ فرما دیا تھا کہ اگر تو کسی کو یہ دعوت تعلیم کرے اور اجازت دے تو پہلے اُس سے دس سال تک خدمت و اطاعت کے بعد اُسکو مع اجازت کے تعلیم کر دینا۔ تب میں نے پانچ برس تک دوسری مدت اُنکی خدمت و اطاعت میں بسر کی۔ تب اُنھوں نے یہ عمل مجھے تعلیم کر دیا۔ اور عہد و میثاق و چند شرائط کی پابندیاں مجھ پر عائد کر دی گئیں اور یہ عہد کرا لیا گیا کہ کسی نااہل کو یہ عمل نہ تعلیم کیا جاوے اور اہل نظر سے مخفی نہ رکھا جاوے پھر میں نے وہیں کچھ مدت میں قیام کر کے ریاضت دعوت سورۂ موصوفہ کے حق کو ادا کر دیا بعد ازاں اُن سے جدا ہو کر اپنے گھر واپس آ گیا۔ پھر جب میں پیرانہ سالی سے کمزور اور لاغر ہو گیا اور تقریباً قریب الموت ہو گیا تھا۔ تو مجھے از روئے الہام کے ہاتف غیبی نے مطلع کیا کہ تجھے اجازت دیجاتی ہے کہ قید دس سالہ مدت کو قطع کر کے ہر طالب کو تعلیم کر سکتا ہے۔ تاکہ سلسلہ سند دعوت ہذا کا قائم رہے۔ اور اسے کسی کتاب میں بھی درج کر سکتا ہے۔ تو پھر میں نے بعد استخارہ کے اپنی کتاب شمس الانوار میں کہ جو بطور بیاض کے میرے ہمراہ سفر و حضر میں رہتی تھی درج کر دیا تاکہ اس دعوت کا پانے والا ہر وقت ہر زمانہ میں باجازت شیخ خود کہ بشروط ریاضت کو ادا کر کے اُسکے تصرفات سے متمتع ہووے اور میں اس پر شہادت دیتا ہوں کہ اس عمل سے بہتر میں نے کوئی دوسرا عمل آسان و مجرب نہیں پایا یہی قصہ بعینہٖ عزیمت دہر وشیہ کی نسبت واقع ہوا ہے جس کے افعال و خواص اسی رسالہ میں درج کئے جاویں گے اور جو اُنیس افعال و خواص یعنی تصرفات دعوت سورہ والشمس کے مجربات شیخ عراقی سے منقول ہیں انہیں پر اکتفا کیا گیا ہے ورنہ اس دعوت کے شروط پورا کرنیکے بعد ہر ضرورت کیلئے کافی و وافی ہو گا۔

نوٹ اللہ اکبر ایک وقت اور ایک زمانہ وہ تھا کہ ان عملیات کے حاصل کرنے میں کس کس درجہ کی محنت و ریاضت محض حصول عمل کیلئے طالب کو کرنا پڑتے تھے جسکو محققین عملیات نے اپنی ذات پر سیتے ہوئے عمل میں صعوبت سفر بری و بحری کو برداشت کرنا پڑا اور پھر صاحب عمل کی اطاعت و خدمت سالہا سال کی اپنی ذات پر واجب کر لی جب کہیں بعد محنت

ومشقت کے صرف عمل حاصل کیا۔ بعدہ پھر ریاضت شاقہ ترک حیوانات اور ترک لذات
خورد و نوش کی مصیبت کو جھیل کر تلاوت کی محنت گوارا کرکے اس عمل کے خادم موکل کو
اپنا مسخر کرکے عمل کا پیچھا چھوڑا آجکل وہ زمانہ ہی کہ عمل بھی مفت موجود ہی اُسکے شروط ریاضت
بھی مفصل موجود ہیں اور شوق کا اظہار تو بیحد کیا جاتا ہی مگر محنت و ریاضت کون گوارا کرے
یعنی بزرگان دین کی قدموں کی برکت سے لبطور ذخیرہ کے ہزاروں عملیات نادر ہمارے پیش
نظر موجود ہیں مگر ریاضت تو درکنار وقعت کی نظر سے بھی نہیں دیکھا جاتا بلکہ محض ایک مخول
تصور کیا جاتا اور اُس کے افعال و خواص کی تردید کیجاتی ہی نعوذ باللہ منہا۔ یہ اصحاب ہمارے مخاطب
ہیں۔ اگر ایکہزار اشخاص میں سی ایک کس بھی سعادت ازلی کے سبب سے عمل کی صلاحیت
رکھتا ہی وہ ہی طالب عمل ہمارا مخاطب ہے، اور اُسی کے واسطے یہ امانت و ودیعت خیال کرکے کتابی
صورت میں عربی زبان سے اپنی اردو زبان میں ترجمہ کی گئی ہے تاکہ نوشتہ بماند سیہ بر سفید
کی مثل اسپر صادق ہو جاوے۔ اصحاب علوم جدیدہ نئی روشنی والے جو کہ نفس امارہ کی ظلمت میں
گرفتار ہیں لصورت انسان ہیں اور سیرت میں حیوانات سے بدتر ہیں اُن سے ہمیں کوئی بحث اور
سروکار نہیں ہی۔ اب ہم صفت تلاوت دعوت سورہ والشمس کو بیان کرتے ہیں جسکے ضمن میں جملہ سورہ
قرآنی کے ادا ر زکوٰۃ کو تصور کر لینا چاہئے یعنی دیگر سورہ قرآنی جیسے کہ سورہ مزمل والحمد اور چار قل
اور دیگر طوال سورتیں جو کہ درمیان علمار عمل کے متداول ہیں اُن سب کے لئے ایک ہی قانون کلی
ہے جبتک اس قاعدہ کلیہ کے موافق شروط ریاضت تلاوت دعوت سورہ والشمس اور دیگر سورہ
قرآنی ادا نہ کریگا وہ اپنے قضار حوائج میں اور تعریفات محررہ میں کامیاب نہ ہوگا۔ ہر عمل کیواسطے صدہا
پابندیاں و ارکان و شروط داخلی و خارجی مندرجہ کتاب مطولہ موجود ہیں اگر ہم اُن سب کی
صراحت اس موقعہ پر کریں گے تو ہماری یہ کتاب طول پکڑ جاویگی اور ہم ادائے مطلب سے
بعید ہو جاویں گے۔ جس کی یہ صراحت ہے :-

سورۃ الشمس مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنیوالے مہربان کے	خمس عشرۃ آیۃ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ

قسم ہے سورج کی اور دھوپ اسکی کی اور قسم ہے چاند کی جب پیچھے آوے اُس کے اور قسم ہے دن کی

اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝

جب ظاہر کرے اُسکو اور قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اُسکو اور قسم ہے آسمان کی اور اُس ذات کی کہ بنایا اُسکو

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝

اور قسم ہے زمین اور جس نے کہ بچھایا اُسکو اور جان کی اور جس نے کہ درست کیا اُسکو پس

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝

جی میں ڈالی اُسکے بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اُس کی تحقیق مراد کو پہنچا جس نے پاک کیا اُس کو

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝

اور تحقیق نامراد ہوا جس نے گاڑ دیا اُس کو جھٹلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جب اُٹھا بڑا بدبخت اُس کا پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ

اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اُس کے کو پس جھٹلایا اُسکو پس پاؤں کاٹے اُس کے پس بلا کی ڈالی

عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

اوپر اُنکے رب اُنکے نے بسبب گناہ اُن کے کے پس برابر کر دیا اُسکو اور نہیں ڈرتا پچھاڑی اُنکی سے

ترکیب زکوٰۃ دعوۃ سورہ والشمس شریف

اس طرح شیخ العراقی سے منقول ہی۔ اول اسکے لئے ہفت چیزوں کی دھونی چاہئے وہ

یہ ہیں۔ زعفران۔ لوبان۔ سلارس۔ بالچھڑ۔ چھڑیلا۔ پانڑھی۔ کشنیز خشک۔ یہ جملہ چیزیں
بناتی ہیں۔ ہموزن یا کم وبیش لیکر کوٹ کر سلارس میں سرشتہ کر کے حبوب بنا رکھے
اور وقت تلاوت دعوت کے اسکی دھونی جلا وے۔ اگر یبروج الصنم جسکو ہندی میں
لچھمنا یا لچھمنی کہتے ہیں ملجاوے تو اسکا کسیقدر جزو اس بخور میں بالضرور ملائیں۔ پھر بشرط
خلوت خموات مع طہارت بدن یعنے غسل روزانہ وصیام واحرام تو چندی جمعرات
سے ماہ ثابت میں داخلِ مکانِ خلوت ہو۔ پہلے حصار آیت الکرسی و چاروں قل و الحمد
و آخر سورہ حشر کار کو ع پڑھ کر اور کف دست پر تف کر کے تمامی بدن پہ ہاتھوں کو پھیرے
اور چاقو پر دم کر کے اس سے مکان خلوت میں بقدر ضرورت کے مدور خط کھینچ لے
اور اکتالیس یوم کی ریاضت کی مع شرط صیام کے نیت چلہ کشی کی کرلے۔ بعدہ مکان
خلوت میں داخل ہوکر دو رکعت نماز نفل بہ نیت افتتاح ریاضت کے پڑھکر اول مجرد
مع بسم اللہ شریف کے تین سو ساٹھ مرتبہ سورہ والشمس تلاوت کرے۔ پھر اثنائے دعوت کے
ایام میں بعد ہر ایک نماز پنجگانہ کے ۱۲ بار دعوت سورۂ والشمس کو پڑھتا رہے اور نیت
اپنی قوی ہمت سے استخدام خدیم۔ دعوت سورہ والشمس کا پختہ تصور کرے مگر اپنی قوت
خیال میں اسکے ملک موکل بلباس سبز مسند سے ایک خوبصورت نوجوان جرد مرد لغایت
درجہ حسین جمیل۔ جس کے سر پہ تاج آفتابی تاباں ودرخشاں مانند قرص آفتاب کے اسکے سر پر
موجود ہو۔ مگر حدت حرارت آفتابی نہ ہووے سامنے دست بستہ کھڑا ہوا منتظر حکم عامل
کا تصور کرے۔ اور اس صورت پاکیزہ کو روحانیت آفتاب کی تصور کرے کہ اس کے
گرد چھ صورتیں چھ کواکب کی اسکی خدمت میں دست بستہ ایستادہ اسکے چاروں طرف
قوت واہمہ سے منقش کر لیا کرے اور وقت شب کے روزانہ قبل خواب کے غنیمت
وہر دو سیہ کو ایک صد و تراسی مرتبہ تلاوت کر کے خالی الذہن ہوکر بامید خواب جمال
روحانیت کوکب شمس کے سو جاوے۔ ابتدائے عمل ہی سے اچھے اچھے خواب دکھائی

دیں گے۔ مگر ایک عمدہ کاغذ ڈبل ڈھی سفید پر ہر دو خاتم صغیر و کبیر کو نستعلیق خوشخط سے لکھوا کر ایام ریاضت میں آنکھوں کے سامنے رکھے۔ اور پھر یہی ہر دو خاتم چینی یا زجاجی پلیٹ میں زعفران و گلاب سے لکھکر یا لکھوا کر قریب غروب آفتاب کے آب مطر و یا دریائے رواں شیریں پانی سے محو کر کے اپنا روزہ اس پانی سے افطار کرے اور اپنے حجرے کے اندر روزانہ مانند روز اول کے جدید حصار مذکور کر لیا کرے۔ پس یوم آغاز دعوت سے ۲۰ بیس روز گذر جائیں گے تو درمیان خواب و بیداری کے ایک صورت شیر غران عظیم الجثہ کی ایک دم سے نمودار ہو کر عامل سے کلام مانند آدمیوں کے کریگی۔ اگرچہ صورت اسکی مہیب خوفناک ضرور ہوگی مگر عامل اُس سے خوف نہ کرے مستقل مزاج بنا رہے اور بخور کے بکثرت جلانے میں اور تلاوت دعوت سورہ موصوفہ میں اپنی قوی ہمت سے مصروف رہے اگرچہ عالم خواب بھی ہو مگر عامل قوت خیال سے ان ہر دو کام میں مشغول رہے اور جو بیداری ہو تو موجودہ صورت میں بخور و تلاوت کسیقدر آواز سے اپنا وظیفہ ادا کرے اور اُسکے کلام و سوال کا کچھ جواب نہ دے وہ تھوڑی دیر ٹھہر کر اور عامل کو ڈرا دھمکا کر چلا جاویگا۔ پھر ایام میں اٹھائیسویں ۲۸ روز اکدم سے ایک لشکر عظیم ہوام اور حشرات الارض کا عامل کے چاروں طرف ظاہر ہوگا اُن سے بھی مانند شیر کے شیر رہے کچھ خوف و باک نہ کرے وہ بھی کچھ توقف کر کے بعد ڈرانے و دھمکانے کے ہی واپس ہو جائیگا۔ اس جملہ عمل میں یہ ہی دو موقعہ خوف و خطر کے ہیں۔ کہ اُن سے خوف کھا کر اپنے استقلال کو ہاتھ سے نجانے دے بلکہ اس موقعہ پر عامل دلیر و ہوشیار رہے بال بھی بانکا نہ ہوگا۔ پھر چالیسویں روز ایک لشکر عظیم الشان نمودار ہوگا جس کے اندر پیادہ و سوار و حشم و خدم و اسپ و شتر و فیل و خچر و خر و نیز دیگر ارابہ باربرداری کے بکثرت موجود ہونگے۔ جس کے اندر تیر انداز و علم بردار اور برہنہ اسلحہ تیغ و چھرے وغیرہ ہاتھوں میں لئے موجود ہونگے جنمیں بہت سے افسران لشکر ہونگے اور جہانتک عامل کی نظر جائے گی لشکر ہی لشکر بھرا نظر آئیگا۔ گو یا لشکر سلطانی کا

عامل پر عالم مثال کھل جائیگا اُنکے علموں کے سبز سبز پرچم ہوں گے اور ہر پرچم پر صورت آفتابی تاباں محسوس ہوگی اور اکثر سپاہیان لشکر کی وردی سبز لشمین عجیب و غریب درخشاں ہوگی۔ اس لشکر کے مقابلہ میں کسی بادشاہ دنیاوی کا لشکر ہیچ اور پوچ نظر آویگا۔ اِس منکشفہ لشکر کا تزک و احتشام دنیاوی تزک و احتشام سے بالاتر ہوگا۔ جس کا تماشا صرف عامل ہی کی آنکھیں دیکھ سکینگی۔ دیگر مردم کے تو خواب و خیال میں بھی ایسا لشکر نہ آیا ہوگا نہ آئیگا پس اس لشکر میں سے بعض سرداران و افسران لشکر خاص طور پر عامل کو السلام علیکم کہینگے پس اس موقعہ پر عامل اُن کے سلام کا جواب نہایت ادب سے دے اور کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اب عامل اُن افسران لشکر سے یہ دریافت کرے کہ تم میں ملک موکل سید برجیل نامی خادم دعوت عزیمت بسورہ والشمس کا کونسا ہے وہ اُسوقت عامل کو بتلادیں گے اور مشخص کر کے اشارہ سے دکھادیں گے اور بتادینگے کہ ملک برجیل روحانی یہ شخص ہے جو ہمارا سردار و افسر ہے۔ ہم سب اسکے ماتحت ہیں اور جو علوم سطح کرسی ربانی پر مرقوم و مرسوم ہیں یہ ہمارا افسر اُنپر مطلع ہے۔ اور جو علوم مکتومہ نورانی حضرت سلیمان علیہ السلام کے لبساط پر مکتوب تھے یہ اُن سے واقف ہے اور ہر ایک چیز ان علوم مکتومہ کے متعلق عالم میں موجود ہے وہ اس ملک سید برجیل کے مسخر اور مطیع ہے۔ اسی کے واسطہ سے کشف حجاب اسرار الٰہی اور اظہار عجائب و غرائب نامتناہی مسلم و متحقق ہے۔ جسکے سبب سے اس ملک و سید برجیل کو ہر فعل عجیب و کرشمہ غریب پر تصرف و قدرت حاصل ہے۔ پس جو عامل اس سید ملک برجیل کا تسبیح سورہٗ موصوفہ میں مصاحب ہو جائیگا وہ اِن علوم ربانی اور اسرار روحانی کا حامل اور اقتباس کنندہ ہو جاویگا۔ اور یہ کل علوم مکتوم بطور مجموعہ کے ایک خاتم کے نگینہ پر کندہ و نقش ہیں۔ یعنی اُس میں مندرج ہیں۔ اگر عامل کسی خدمت و التجا سے وہ خاتم ملک موصوف سے حاصل کرلے گا تو اُس نے جملہ علوم مکتومہ حاصل کر لیئے

غرض کہ عامل کو اس ملک ضخیم کے خدام جملہ امور دعوتِ متعلقہ سے خود بخود آگاہ کر دیتے ہیں
جسکی وجہ سے اس موقعہ پر خدام کی یاد دہانی عامل کیلئے کبریت احمر کا کام دیتی ہے پس
عامل اُن کے کلام سے مستفید ہو کر بخور جلانے میں عجلت کرے اور تلاوت دعوت سورۃ
والشمس کو خوش گلو لہجہ سے بآواز بلند کرے جس سے ملک سید بزجیل عامل کی طرف
متوجہ ہوئے۔ اور اس موقعہ پر یہ بخور ہفت کواکب کی عزیمت کا بکثرت جلاوے وہ یہ ہیں
ص جوتری و سندروس و کوڑیہ لوبان۔ وکافور و زعفران وشنظ و مصطگی۔ جملہ ہفت
اشیاء ہموزن لیکر بعد سحق کے حبوب یا سفوف بنا رکھے اور اس موقعہ پر بکثرت جلاوے
گویا کہ عامل کی طرف سے یہ ہی بخور ملائکہ علویہ کی دعوت مانی گئی ہے کیونکہ کھانے و پینے
سے تو جملہ ملک بے نیاز ہیں مگر یہ روائح مناسبہ اُنکی تفریح و خوشنودی کا سبب
ہو جاتے ہیں۔ اسیوجہ سے اعمال علویہ میں بخورات طیبہ مقرر ہیں۔ پس عامل کو لازم ہے
کہ **ملک موکل سید بزجیل علیہ السلام** خادم سورہ والشمس کو اپنی طرف بذریعہ
السلام علیکم کے سبقت کرتے متوجہ کرے اور ادب وقار و التجا سے بعد اتمام ورد مقررہ
کے ملک موصوف سے ہم کلام ہو جاوے اور اپنے مدعا و مطلب کو اُسپر اظہار کرے
وہ عامل سے کچھ عہد و میثاق لیگا تو عامل فوراً اپنی رضا و رغبت سے جو معاہدہ طلب
کرے یہ معاہدہ پختہ خادم سورہ موصوفہ سے کرے۔ اب خادم اپنی خدمت کی
نشانی وہ خاتم جسکا پتہ اُس کے لشکری افسر نے دیا تھا عامل کو عطا کرے گا یہ اُس
خاتم کو لیکر اُسکا شکریہ ادا کرے۔ پھر وہ اس خاتم کی نسبت کچھ ہدایت کرے گا۔
جسکی پابندی عامل پر واجب لازم ہوگی۔ اگر عامل سے اُس خاتم کے معاملہ میں کچھ
بے احتیاطی ہو جائے گی تو عمل ساقط ہو کر رجعت عمل کا اندیشہ ہو جائیگا۔ اور بحالت
پابندی ہدایت کے بموجودگی اُس خاتم کے یہ عامل حاکم عامل اول نمبر کا ہو جاویگا۔ مگر یہ امر
ضروری نہیں ہے کہ عمل ہذا کی تکمیل ایک ہی چلہ کی مدت میں ہو جاوے گی۔ ہاں اگر

عامل سابق زمانہ سے اسمائے الٰہی کے مستجبین میں سے متقی اور پرہیزگار ہوگا اور شروط عمل کا سابقہ زمانہ سے پابند ہوگا تو ایک ہی چلہ میں عمل ہذا مکمل ہوجائے گا ورنہ عامل کو لازم ہوگا کہ جب تک دو مرحلے شیر غرّاں و حشرات الارض کے گذر کر تیسرا مرحلہ لشکر خادم سورۂ موصوفہ کا طے ہو وے سلسلہ خلوت، ریاضت دعوت سورۂ والشمس کو بدستور جاری رکھے قطعاً کامیاب ہوگا۔ پس جبکہ یہ مرحلہ ہر سہ واقعہ کا گذر کر عمل حسب مسند مذکورہ بالا مکمل ہو جاوے تو عامل کو لازم ہے کہ اس خاتم کو اپنے دست راست میں پہن لے اور اُس کے اسرار کو علم و نظر خلائق سے ہمیشہ مخفی رکھے اور اپنے اس راز پر کسی فرد بشر کو مطلع نہ کرے ورنہ یہ دولت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ اور عامل پر واجب ہے کہ بعد حصول خاتم کے خادم کو مع لشکر کے رخصت کا اذن دیدے کہ وہ چشم زدن میں نظر سے غائب ہونگے۔ زاں بعد عامل روزانہ بعد ہر نماز کے گیارہ مرتبہ تلاوت کرتا رہے اور یہ پابندی اگر نہ ہو سکے تو شب کو سوتے وقت اکیس[۲۱] بار دعوت سورہ والشمس کو مدام تلاوت کرتا رہے اور اکیس[۲۱] بار بعد نماز چاشت کے دن کو پڑھتا رہے جملہ تصرفات سورۂ موصوفہ کے عامل کو حاصل رہینگے اور ہر جمعرات کو حسب قاعدہ غسل و احرام باندھ کر بخور جلا کر شب کو اکتالیس[۴۱] بار سورہ والشمس کی دعوت کو تلاوت کر لیا کرے۔ پھر جب کوئی حاجت منجملہ ہیجدہ گانہ حاجات کے و یا اس کے علاوہ کوئی مہم درپیش آوے تو حسب ہدایات اُس خاتم کے ذریعہ سے ملک موکل سید برجیل علیہ السلام کی حاضرات کرے وہ فوراً حاضر ہوگا اور اسکی حاجت کو اپنے کسی عون سفلی کے حوالہ کر کے غائب ہوگا۔ اور وہ کام عامل کا پلک مارنے کی مدت میں مکمل ہو جاویگا۔ یہی مفہوم حاکم عامل کا ہے یہ امر عامل پر واجب ہے کہ عامل اپنی حال سے کسیکو مطلع نہ کرے۔ اگر مطلع کر دیگا تو وہ خاتم غائب ہو جاویگا۔ اور اُس کا غائب ہونا ہی رجعت عمل کی علامت ہے ممکن ہے کہ کسی سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاوے۔ اور جو عامل اس نمبر اول کے عمل کو مکمل

نہ کر سکے مانند مشائخوں کے اسکا ورد اپنی ذات پر واجب کر کے کسی مقدار مقررہ پر تعداد میں تلاوت کرتا رہے گا تو یہ دعوت عزیمت سورہ والشمس جلب قلوب بنی آدم و بنات حوا اور جامع خلایق میں اور فتوحات دینی و دنیاوی میں بدون شرط مذکورہ عمل کے بغایت مفید و موثر ہوگا۔ جالب خیر و برکت میں بے نظیر عمل ہے۔ اجازت شیخ کی سخت ضرورت ہے۔ اب ہم خاتم عمل ہذا کے صغیر و کبیر رسالہ ہذا میں درج کرتے ہیں دونوں کو خوش خط میں لکھوا کر اپنے سامنے رکھے رجعت عمل سے امن میں رہے گا

خاتم کبیر سورہ والشمس کی یہ ہے

وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور
محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان
وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب
راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور
اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات
شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا
داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر
تماثیل	وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود
وقلیل	من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل
من	عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل
عبادی	الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من
الشکور	وجفان	محاریب	وقدور	راسیات	اعملوا	شکر	داود	تماثیل	وقلیل	من	عبادی

اور خاتم صغیر سورہ والشمس کی یہ ہے

۷۸۶

اقرب	اوھو	بالبصر	کلمہ	یالبصر	اوھو	اقرب
اوھو	بالبصر	کلمہ	بالبصر	اوھو	اقرب	اوھو
بالبصر	کلمہ	بالبصر	اوھو	اقرب	اوھو	بالبصر
کلمہ	بالبصر	اوھو	اقرب	اوھو	بالبصر	کلمہ
بالبصر	اوھو	اقرب	اوھو	بالبصر	کلمہ	بالبصر
اوھو	اقرب	اوھو	بالبصر	کلمہ	بالبصر	اوھو
اقرب	اوھو	بالبصر	کلمہ	بالبصر	اوھو	اقرب

اب ہم خاص دعوت سورہ والشمس شریف کو تحریر کرتے ہیں۔ طالب عامل کو چاہئے کہ وہ اپنے شیخ مرشد سے صحیح طور پر اس عزیمت دعوت سورہ والشمس کو حفظ یاد کرے اور قبل ادائے زکوٰۃ کے کچھ مدت تک کسیقدر دن کو کسیقدر رات کو تعداد معین کرکے بدون شروط لازمی کے پڑھنا شروع کردے تاکہ عمل ہذا سے عامل کو مناسبت ہوجاوے وہ یہ ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یا اللہ یا رحمن یا رحیم اسالک با
وھیبتک ورحمانیتک وبمیلین رحمتک التی وسعت کل شئی یا الہ الاولین والاخرین اسالک بمعاقد العز من عرشک ومنتہی رحمتک .....

وروحانیتک یا من ھو لکون اللہ والشمس وضحٰہا اسالک یارب لواو ....

وهذا نيتك ان تفيض على من شموس معارف عنايتك انوار التشرق فى قلبى وفى عالم
حسى واشراق الشمس فى النهار يا عالم الاسرار فقد اضحى الحجاب منطماً فيما بيني وبين
علوم قد سئل سبل دار الغفلة فلما اشرقت عليه تجليات معارف عنايتك ذهب
غسق الغفلة بالانوار وسرور والقمر اذا تلاها يا من خلق البدر المنير لا فاض عليه من
النور المستفيضة فذهب به الظلام الكشف عن عقلى حجاب الغفلة ودون الحواس
الانسانية فيضئ مصباح القلبى بيد رهديتك والنهار اذا جلاها يا من خلق النهار
وسير فيها الاعمال قد سعيه على مخلوقات الاقدار وافاض على الخواص من عبارة
ينابيع الاسرار الصمدانية عنايته وجعل ارواح الروحانية والملوك الارضية صافية
ومجلية لمن تلاها بمعارف لطائف من اقسام دعوات كتابي اقسم بهذه الدعوة
الرفيعة المستجابة عند ابليس منطظرون الموكل على طراز معانى رقوم الكرسى
المنظر من بحور المواهب بدائع الانوار توكل ايها السيد ميططرون فى اهراج الملك
الروحانى قاعد الجيش الاعظم الذى له المرتبة الشامخة فى السر الاكبر ليس برحيل
اقبل ايها الملك انت وروحانيتك وجنودك وكل من كان داخلاً تحت طوع حكمك
اقبلوا يا معشر الروحانيين واهبطوا على الملوك الارضيين واقبلوا بالخيام والرماة
والطبول والنبوس والرعود والبروق احضروا بين يدى وافعلوا ما امرتكم به حتى
اراكم بعينى واكلمكم بلسانى وانتم تجيبونى عن كل ما سألتكم عنه من استنزال
الفلوس واخراج الكنوز والدفائن استخراج السرقة واحضار الغائب وكلما طلبته
منكم من اخبار السنة وما اراد الله وقوعه فى الكون لان لكم درايته وعلم المغيبات
حسيًا انكم تعلمون وذلك من الروحانية والروحانية يعلمون من رؤسائكم وامرائكم
يعلمون من السيد ميططرون المطلع على ما فى جانب الكرسى الايمن من الامور
المحضرة الفرحانية من الملك ميكائيل عليه السلام فبحق مزية السيد ميططرون

عندالروحانية العلوية الاما اجبتمونى بالروحانية هذه الدعوة واقد مونى فى تبديل
الكاغذ فضة وذهبًا وفى انقلاب الاحجار جواهرًا ياقوتا وانقلاب النبات زعفرانا و
انقلاب الصخور ذهبًا وفضة مسكوكة وتبديل الاوراق من الاشجار والجلود دراهم
ودنانير والتربيع وحجاب الابصار وفتح الاقفال والاغلال والبركة فى الزرع والفاكهة
والادام وطى الارض والطيران فى الهواء والمشى على الماء وجلب الطعام والشراب
وجلب الدنانير والدراهم وتدمير الظالم وقتله ورجمه والحرقة فى كل شئ بحق العادة
حتى اشاهدانا ومن حضر من الناس العجائب والغرائب من افعالكم اقسمت عليكم
ايها السيد ميططرون انت وجنودك الروحانية لهذه الدعوة العظيمة المقدار
المحرقة بنارها من ابى الاجابة منكم وخالف امرى وتسمى هذا ولم يحضر خوح القائمين
بخدمة هذه الدعوة الما امرت الملك برجيل ان يعطينى خاتم السرافعل به جميع
ماطلبت وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا اللّٰهم اطلع قمرا تواره جلالك وجمالك على سواداوزارى
فيغشى مسئينا ضياء الجمال قبيح اعمالى وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا فيا سماء المرتفعة بغير عماد
بالاسماء العالية على الاطوار والبناء المرتفع والسر الذى المجتمع ان تمد نى بمقاليد اسرار
الروحانيه وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اللّٰهم بحق من سعى على قرار ارضك من ملك مقرب
ونبى مرسل وولى كامل وعابد وراكع وساجد وقائم وقاعد ان تسخرلى الملك الروحانية
والارواح الظاهرة الطيبة الارضية اين مذهب الموكل بيوم الاحد اقبل بحق روقائيل
وبدريك الشمس اين المرة الموكل بيوم الاثنين اقبل بحق جبرائيل وبدريك القمر
اين الاحمر الموكل بيوم الثلاثا اقبل بحق سمسائيل وبدريك المريخ اين البرقان الموكل
بيوم الاربعاء اقبل بحق ميكائيل وبدريك العطارد اين الابيض الموكل بيوم الجمعة
اقبل بحق عينائيل وبدريك اين شمهورش موكل بيوم الخميس اقبل بحق صرفيائيل
وبدريك المشترى اين ميمون الموكل بيوم السبت اقبل بحق كسفائيل وبدريك

الزحل فقبلوا ايها الملوك الارضية السبعة والروحانية العلوية السبعة افعلوا ما
امرتكم به منكل ما ذكرته لكم او طلبته كرامة فاظهروا ابرازه منكل عجوبة ونفس وما
سوّاها - اسئلك بالفاس ملائكتك والفاس انبيائك وكل نفس مطمئنة امنة
زاكية تسمى في عوالمها الى الحضرة الصمدانية فتنظر ما فوق الفوق وما تحت التحت
من العرش الى الفرش فتحمل انوار بصائرها متشاهد الملك والملكوت وتنطق بمقاتها
الى ما في الجبروت فالهمها فجورها اللهم الهمنا الصواب في الافعال والاقوال والهمني
بعلمك ما يراد به قلبي قوة وكشفا حتى اشاهد منك الالهام فلا يخفى على بصيرتي وما
سيقع من النبأ في الانام واسألك التقوى لنفسي بك لا طاقة لي يا الله بالتقوى الا بما
اقضيت على عوالمي من جميع مواهب صنعك ولا تجعل لنفسي صيحة الاوكار ولا دعوتي دعوة
الفجار التي ليس لها قرار عندك ولا صعود قد افلح من زكّها اللهم اجعلني من المفلحين
الذين هم اهل الصلاح والفلاح والنجاح واصلح لي عوالمي وسخرهم لي وزك نفسي بمغفرتك
ورحمتك ورضوانك واسبل على سرادقات انوارك وقد خاب من دسّها اللهم ان
ظنون القاصدين هلاكي ومضرتي كثرت فاهلكهم ولا تفتنهم وشتت شملهم كذبت
ثمود بطغويها فاهل الكذب مردودون بطغيانهم ومحرومون من مقامهم لديك كما ان
الملوك الارضية وتاج الخدمة السيد ميططرون بمقالة لهم اسمعوا واطيعوا اذا دعاكم
فلان بن فلان ولا تعصوا اسماء الله تعالى واقسامه التي دعا بهما وان ابيتم رميتكم بشهاب
ثاقب من سماء الصلاح اذا انبعث اشقاها ما لبعث اللهم الى روحانية فهذه الدعوة
يجيء موكلي في كل ما اريد ولا تجعلني من اهل الشقاوة والضلالة والمعصية فقال
لهم رسول الله ناقة الله وسقياها فتنني سوالك صالح عليه الصلاة والسلام و
ناقته وتسليمها ان تلقي على مقاديس رحمانيتك فتخرق لي الحجاب فاشاهد
عالم عالم الروحانية والاسرار الفردانية والانوار الربانية فكذبوه فعقروها

فمن کذب باقسامك وایات کتابك فاعقرہ بالارواح العلویة والسفلیة عقرا فدمدم
علیهم ربهم بذنبهم فسویٰها وبالله اسألك ان تنزل علی من عصی فهٰذہ
الدعوة التی فیها اسماءك واقسامك وطریق الفتح من الخاصة من عبادك
شدید العذاب العقاب الصواعق الخارجة من الواب نعمتك ولا یخاف
من اطاع اقسامك ودعواتك من الاعوان والغفاریة عقبٰهاہ

نوٹ۔ اب ہم افعال وخواص وتصاریف اس دعوت عزیمت سورہ والشمس کے جوکہ شیخ العراق رحمۃ اللہ علیہ کے مجربات سے منقول ہیں اُسکی انواع اٹھارہ عدد از روئے شمار کے ثابت ہیں وہ یہ ہیں۔

خاصیت اول واسطے گرفتاری جن وپری کے جو آدمی پر مسلط ہو جاتے ہیں

پہلا تصرف آسیب زدہ یعنی مصاب شخص کے جن وپری مُسلط شدہ کے گرفتار کرنیکے اور اُسکے آسیب اُتارنے کے بیان میں ہو۔ پس جو عامل یہ چاہے کہ میں آسیب زدہ کا علاج کروں پس جو بلا عفریت کی حلول شدہ دماغ وبدن سے نکالکر گرفتار کرکے قید کریوں تو پہلے اُسکو یہ لازم ہو کہ دعوت سورہ والشمس کو کسی ظرف چینی مسطح میں زعفران وگلاب سے لکھ کر پھر آب زلال باران رحمت سے دھو کر اُسکو کسی پیالہ مناسب میں ڈالکر اُس پانی میں اپنی نظر جما کر اور اپنے عکس کی آنکھ میں آنکھ ملاکر عزیمت سورہ والشمس کو تلاوت کرنا شروع کرے اور جو بخور یوم حاضری ملک موکل سید بر جیل کے جلایا تھا اُسی بخور کو خوب جلاتا جاوے اور خصوصاً شنط سیروح الصنم کو زیادہ جلاوے حتی کہ وسط آب ہذا سے ایک حجاب رفع ہوگا تو ایک صاف میدان نظر آوے گا۔ اُس میدان میں ایک جماعت کلاں افراد جن وپری کی منکشف ہوگی اور یہ حاضرات عالم مثال کے انکشاف سے نمودار ہوگی۔ یعنی عامل کی آنکھوں سے ناسوتی حجاب مرتفع ہو کر عالم مثال کھل جاوے گا پس اُس

جنات میں سے خدیم سورہ والشمس یعنی ملک موکل سید برجیل علیہ السلام کی تلاش کرکے مشخص کرکے اُسکے ذریعہ سے اِس آسیب زدہ کے جن وپری وغیرہ کو جو مریض کے دماغ وبدن پر مسلط ہو رہا ہے گرفتار کرا کے جہاں مناسب سمجھے گھیر کر دفن کرادے اور اس عمل کی صحت کی یہ علامت ہو کہ اسیوقت یعنی قید کے وقت مریض تندرست ہو جائیگا اور پھر اعادہ نہ کرے گا صرف کسیقدر ضعف اندر محسوس ہوگا۔ اور باقی جملہ اعراض اُسکے رفع دفع ہونگے۔

اور علاوہ۔ اس علاج یعنے گرفتاری آسیب جن وپری وچڑیل وبھوت ودیگر ارواح خبیثہ جن وشیطان کے اگر واسطے برآمدگی مالِ مسروقہ اور مشخص کرنے چوروں کے بعینہٖ یہی عمل کیا جاویگا تو ملک موکل خادم سورہ موصوفہ کا قطعی حاضر ہوگا۔ ویا کسی صاحب کو کوئی مرض مجہول لاحق ہو اور تشخیص میں اطبار وقت کی نہ آوے تاکہ اُسکا علاج کلی وجزوی کیا جاوے ویا کوئی دیگر کام مجہول کے معلوم کرنے کیلئے یہ حاضرات کیجاوے گی تو ملک موکل موصوف کے ذریعہ سے یہ عقدہ کھل جاویگا۔ مگر اس موقعہ پر یہ قاعدہ کلیہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جس ضرورت کیلئے خادم سورہ موصوفہ کو طلب کیا ہو اُس کی بابت سوال وجواب کرکے بعجلت تمام اپنی کاربرآری کرکے موکل ملک کو جلد رخصت کردے ایکبار کی حاضرات میں متعدد مختلف معاملات کو درپیش نکرے تاکہ خلط مبحث نہو جاوے اور خادم کو دیر تک ٹھیرنا نہ پڑے۔ زیادہ گفتگو اور مختلف سوالات سے اور زیادہ ٹھیرانے کے سبب سے ملک موکل کا مزاج مکدر ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ اگرچہ عملی تسخیر اور معاہدہ کے سبب سے ایکبار میں متعدد کام مکمل تو ہو جاویں گے مگر اُسکو زحمت ہوگی۔ جس سے آئندہ نتیجہ خراب ہو جانیکا قوی اندیشہ ہے۔ دوم جو خاتم خادم موکل نے عامل کو عطا فرمایا ہے اُسکی بابت جو کچھ ہدایات حاضرات کرنے کیلئے فرمائی ہیں تو یوم حاضرات کو حسب فرمائش خادم کے عامل پر تعمیل واجب ہوگی۔ سوم حاضرات کا دن گرد وغبار آندھی وبارش مسلسل سے پاک وصاف ہونا ضروری ہے۔ چہارم وقت حاضرات کا زوال سے پہلے پہلے ہو جاوے اور حاضرات

سے پہلے عامل گوشت وغیرہ کھالے بلکہ کچھ بھی نہ کھاوے تو بہتر ہے پنجم و ششم عامل کو حاضرات کے وقت مستقل مزاج رہنا چاہیئے۔ اسوقت کچھ خوف وغیرہ طاری ہوتا ہے دل کو مضبوط رکھکر کام شروع کرے۔ عامل غسل و احرام کے بعد یہ کام کرے۔ بس سرقہ و دفینہ و کیفیت شخص مفرور کی و یا کیفیت مریض کی وغیرہ وغیرہ ضروریات بشری کیلئے مقرر ہے مگر انمیں سے جس کام کیلئے حاضرات کریں وہی کام ملک موکل سے لے کر اُن کو رخصت کردے اور ایکدن میں ایکبار کے سوا اس عمل کو نہ کرے۔ عمل ہذا کو بازیچہ طفلاں نہ کر ڈالے۔ ورنہ انجام خراب ہوگا:۔

خادم سورہ موصوفہ کا ہر ایک سوال کا جواب باصواب معقول دیگا۔ اور بیان اُسکا ہمیشہ صادق و راست نکلے گا۔ کبھی غلطی کو راہ نہ ہوگی۔ اور جو کچھ خادم سورہ کو جواب دینا منظور نہوگا وہ فوراً انکار کردیگا۔ صاف یہ کہدے گا کہ اس سوال کا جواب دینے سے نہ دینا بہتر ہے۔ پس اُنکے انکار پر پھر جواب مانگنا فاش غلطی اور نتیجہ خراب ہوگا۔ اور حقیقت اِس حاضرات کی یہ ہوگی کہ ملک مع موکل کسفیائیل علیہ السلام نامی جو موکل فلک ہفتم کوکب زحل کا مالک ہے وہ مع اپنے خدم و حشم کیساتھ جو کہ اُس کا لشکر ہی علوی و سفلی ہے وہ اُس پانی میں ورود کرے گا جو کچھ عامل پر منکشف ہوگا اُس موکل کا ایک میر منشی دوسرا موکل اسمٰعیل نامی اسکے ہمراہ ہوگا جس کے خبر دینے میں کذب کو دخل نہ ہوگا۔ اور ان سب پر حکومت ملک موکل ہیذ برجیل نامی کی ہے۔ یہ سنیچر کے دن کی حاضرات کا قصہ ہے۔ ورنہ جس دن حاضرات کیجاوے گی اور حاضرات منکشف ہوگی اُسیدن کا ملک موکل معہ عون سفلی کے حاضر ہوتا ہے۔ اور جو لشکر اُسکے ماتحت ہوتا ہے وہ بھی حاضر ہوتا ہے۔ پھر ان سب پر اصل خادم سورہ موصوفہ کی اطاعت لازمی ہوتی ہے۔ پس بسبب موجودگی اس جملہ حشم و خدم مع عون مخصوصہ کے کام حاجتمند کا طرفۃ العین میں سرانجام پاتا ہے۔ اور صحت عمل کے اثار مترتب ہوجاتے ہیں فافہم۔ والسلام

خاصیت دوم جلب اخبار نامعلوم میں

جسکو دوسرے لفظوں میں استخارہ کہہ سکتے ہیں یہ خاصیت واسطے طلب سچی خبر کے مقرر ہے کوئی معاملہ مجہول ونامعلوم ہو عامل چاہتا ہے کہ میں اس عقدہ کو حل کر لوں کہ اس معاملہ میں کیا ہوتا ہے یا کیا واقع ہو چکا ہے اور کیا فی الحال وقوعہ ہے۔ یہ اسطرح مقرر ہے کہ عزیمت دعوت سورۂ والشمس کو بعد ہر نماز کے عامل اسکا سات بار بہ نیت حاجت کے تلاوت کرتا ہے اور بخور اسکا معو قصب الزامدہ کے وقت تلاوت کے مع شنط کے جلایا کرے۔ اور شب کو قبل از خواب شب کے سترہ مرتبہ عزیمت دعوت سورہ موصوفہ کو پڑھے اور اول و آخر سات سات بار درود شریف پڑھ کر سو جایا کرے پس ایک ہفتہ یہی عمل بطور استخارہ کے پڑھتا رہے پس ساتویں روز ایک خادم ملوک ارض سبعہ میں سے خواب میں یا بیداری و یا نیم خوابی کی حالت میں عامل کے پاس آئیگا اور خیر و شر عالم کون ومکان کی سچی خبروں میں سے خبر مطلوبہ سے عامل کو مطلع کر دیگا۔ پس جس خبر کی طلب میں یہ استخارہ کیا گیا ہو ساتویں روز سچی خبر قطعی طور پر عامل کو تعلیم کر دیگی اور اسیکے موافق اس خبر صادق کا نتیجہ مرتب ہو گیا۔ فافہم والسلام۔

خاصیت سوم دست غیب کاغذی میں

یہ ایک عمل ہے جو کہ پانچ حاجتوں کیلئے شیخ العراق کے تجربات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اب ہم اُن پانچوں عملوں کو جُدا جُدا اسی خاصیت سوم کے بعد میں درج ذیل کرتے ہیں جو کہ ترتیب وار بھی ہے۔ اسمیں سے پہلا عمل یہ ہے کہ اصلی درم کے پیمانہ کے موافق ڈبل کاغذ ڈمی کے درم قطع کرے یہ کاغذی درم اصلی درم نقرئی سے منقلب ہو جاویں گے جس کا یہ عمل ہے کہ جسطرح عامل نے واسطے زکوٰۃ دینے دعوت سورہ والشمس کے لیے مع شروط ریاضت کے ابتداء حالت میں طریق چلہ کشی کا اختیار کیا تھا انھیں شروط کیساتھ گیارہ یوم کیلئے

خلوت خمولت اختیار کریں اور بعد ہر نماز کے سات بار دعوت سورہ والشمس کو پڑھے اور آئندہ ایام
خلوت میں قبل خواب شب کے اکتالیس بار دعوت سورہ والشمس تلاوت کر کے سویا کرے اور
ہر وقت کے وظیفہ کے اول و آخر سات سات بار درود شریف پڑھ لیا کرے اور اُسوقت
بخور طیبہ جلایا کرے پس گیارہویں روز سات نفر مومنین جنات کے گروہ ہی حاضر ہونگے
اور بعد سلام و جواب معمولی کے عامل کو لازم ہے کہ اُن سے تبدیل دراہم اصلی کیلئے درخواست
کرے اور اُن سے اثبات کا عہد لیکر رخصت کر دے پھر وقت ضرورت کے جدید کاغذ کے
دراہم قطع کر کے بقدر ضرورت کے کاٹکر پھر جامہ کبود پہ خاتم کبیر لکھ کر اُس میں یہ قطعات کاغذی
دراہم ملفوف کر کے سفید ریشم کے تار سے دوختہ کر کے اپنے ہاتھ سے ایک پاک صندوق میں
بند کر دے اگر دس صاع وزن تک صندوق میں رکھ کر بند کر دے گا تو جائز ہے اپنے اس صندوق
کو سامنے رکھکر بخور عزیمت مذکور کا جلاوے اور تلاوتِ دعوت سورہ والشمس میں مشغول
ہو جاوے یہی کہ صندوق کے اندر سے ایک آواز مانند آواز مگس عسل نحل کے محسوس ہوگی۔ پس
جب اس آواز کو اچھی طرح محسوس کرے کہ آواز کا یقین ہو جاوے احساس آواز میں کچھ شک و شبہ
باقی نہ رہے تو اس بکس کو یا اس بکس کے کیسہ کو برآمد کر کے پانی میں ڈالدے کہ وہ غرق ہو جاوے
پس اس ضرورت کیلئے جلسہ واحد میں اکتالیس مرتبہ دعوت والشمس کو پورا کر کے پانی سے
بکس کو یا کیسہ کو برآمد کرے۔ پھر اپنے ہاتھ سے اُسکو کھولے وہ جملہ دراہم کاغذی مبدل بدراہم
فضہ کے ہو جائیں گے۔ اب یہ دراہم تا قیامت متغیر نہ ہوں گے۔ عبداللہ تلمسانی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارا عمل مجرب ہے۔ یہ عمل تو دراہم فضہ سے انقلاب کا تھا اب چوتھا عمل
دنانیر سے انقلاب کا ہے یعنی سکہ ذہب سے منقلب ہونیکا ہے۔ فافہم والسلام

خاصیت چہارم دینار کاغذی کے اصلی دینا ذہب سے بدلجانیمیں

اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کاغذ کو مناسبت کے سبب سے زعفران کے رنگ میں زرد کر لیں

ویا پوست آہو دباغت شدہ رنگین کے قطعات موافق پیمانہ دینار کے قطع کیئے جائیں اور ہر ایک دینار کاغذی کی ایک طرف نقطہ (طبش) لکھدیا جاوے اور دوسری جانب نقطہ (ہیش) لکھدیا جاوے جس روشنائی سے لکھا جاوے وہ گلاب و زعفران و شنجرف مع ضمع عربی کے ہووے - پھر ایک ظرف پاک میں وہ خاتم کبیر لکھے - پھر اُن کاغذی سکوں کو اُس ظرف میں رکھا جاوے اور بخور ہفت ارکانی عزیمت دعوت سورہ والشمس کا جلا کر انکو دیا جاوے اور بوقت تحریر و قطع سکہ جات کاغذی کے بخور بدستور جلاتا رہے - اب مکان خلوت میں بیٹھکر تلاوت عزیمت دعوت سورہ موصوفہ کو شروع کرے اور ظرف کاغذی سکوں کی اپنے سامنے مصلے پر رکھے اور سلسلہ تلاوت کا اسقدر جاری رکھے حتی کہ ایک پرندہ جانور سفید رنگ کا پرواز کرتا ہوا آکر ظرف مذکور پر آ بیٹھے اور اُس ظرف کو جنبش دیوے اور غائب ہو جاوے جان کہ وہ عمل ہذا کا موکل خادم تھا اپنا کام آکر کر گیا - یہ علامت استجابت عمل کی ہے - پس بعد ظہور علامت مذکورہ کے عمل کو ختم کر کے ظرف کو کھولکر دیکھے کہ وہ جملہ دینار کاغذی اصلی سونے کے دینار سے بدل جاویں گے - اور پھر کبھی متغیر نہ ہوں گے - فافہم - والسلام

خاصیت پنجم پتھر سے جواہر اصلی یواقیت بنجانا اور معمولی نباتات سے اصلی زعفران کا بنجانا

اسکا خاص اثر ہے یعنی پانچویں خاصیت اس عمل کی یہ ہے کہ معمولی پتھر سنگریزہ جواہر یواقیت و زمرد سے بدلجاتے ہیں ایسے ہی معمولی گھاس زعفران کشمیری و خراسانی سے بدلجاتی ہے -

کیفیت عمل ہذا کی یہ ہے کہ پہلے کاغذ مناسب رنگ کے رنگین لیئے جاویں پھر اُسپر خاتم کبیر کو مناسب روشنائی سے خوشخط لکھا جاوے بعدہ سنگریزہ مناسب رنگ کے لیکر خاتم لکھے ہوئے کاغذ میں ملفوف کئے جاویں - پس اگر زمرد بنانا ہو تو سنگریزوں کو زنگار نحاس سے رنگین کیا جاوے - اور جو یاقوت بنانا ہو تو شنجرف کے رنگ سے یا سنگریزوں کو رنگین کر لیا جاوے ویا اُسی رنگ کے رنگیں پتروں کے نگینے لیئے جاویں اور الماس و نیلم و یا پکھراج اصلی بنانا ہو

تو اسی رنگ کے سنگپارہ لئے جاویں اور جس رنگ کے جواہرات بناتا ہوں اسی رنگ کے کاغذ پر خاتم کبیر لکھی جاوے اُس میں وہ پتھر ملفوف کر دیئے جاویں اور اسکو کوڑیہ لوبان کی خوب دہونی دے۔ پھر ہفت بار عزیمت دعوت سورہ والشمس تلاوت کر کے کاغذ موصوف الذکر پر قف کر دے اور عین تلاوت میں خدام عزیمت کو جوہر مطلب کے بدل دینے پر مسلط کر دے اور اضمار میں حسب دستور سوگند دلا دے۔ لیکن جن جواہر اصلیہ کا انقلاب مطلوب ہو تو ان سنگریزوں میں اصلی جواہر کی باریک ٹھکر قدر قلیل ملا دے۔ یعنی ہمراہ دیگر احجار نقلی کے ملفوف کر دے اور جو کسی نبات کی زعفران بنانا منظور تو قدرے اصلی زعفران بھی اُس گھاس کے ہمراہ ملفوف کر دے اور بدستور ہفت مرتبہ دعوت سورہ واقعہ تلاوت کر کے مع اضمار کے کاغذ مذکور پر قف کر دے اور صنعت زعفران کے عمل میں سفید یا سُرخ یا زرد یا تینوں صندلوں کی دُہونی جلاوے کوئی غیر معمولی علامت پرندہ وغیرہ کی نمودار ہونے سے اجابت عمل کی علامت تصور کرے کاغذ ملفوف کو مجرد سورہ والشمس تلاوت کرتا ہوا کھولے پس گھاس تو زعفران کشمیری سے اور سفید پتھر الماس و یاقوت براق سے اور نیلے پتھر اصلی نیلم کے جوہر سے اور سبز پتھر زمرد زبابی سے اور سُرخ پتھر یاقوت رمانی سے اور زرد پکھراج سے منقلب شدہ برآمد ہونگے۔ فافہم والسلام۔

خاصیت ششم پتھر کا اصلی سونے و چاندی سے بدلجانے میں مقرر ہی،

ص۔ چھٹا تصرف اس عمل دعوت سورہ والشمس کا یہ ہے کہ معمولی سنگریزوں کا سونے و چاندی سے بدل لینا منظور ہو تو اُس سنگریزے کو بدستور کاغذ مناسب رنگ پر خاتم کو لکھ کر اُس میں ملفوف کر کے عامل اپنے مصلے پر اپنے مقام خلوت میں حسب قاعدہ بعد طہارت کامل و احترام کے عزیمت دعوت سورہ والشمس کو اکیسو اکیبار تلاوت کرے اور بخور ہفت ارکانی بکثرت جلاتا رہے اور ملفوف کاغذ پر ہر ایک ہفت بار کے بعد قف کرتا رہے اور اصل مطلب

خادم سید برجیل و سید میطیطرون کو سوگند یاد کر کے موکل و مسلط کرے۔ پس بعد ختم اکیسو ایکبار کے وہ پتھر ملفوف حسب خواہش سونے یا چاندی سے بدل جاویں گے۔ عمل کے اول و آخر میں درود شریف کا اول و آخر ہفت ہفت بار پڑھ لینا ضروری تصور کرے۔ پس بعد تبدیلی ایکبار کے پھر مدت العمر آئندہ تغیر و تبدیل نہ ہو گی۔ پس کاغذ کو کھولکر اپنی تبدیل شدہ چیزوں کو اخذ کر کے تصرف میں لاوے۔ اکل حلال روزی ہے مگر عمل کے راز کو جملہ مخلوق سے مخفی رکھے۔ فافہم والسلام۔

خاصیت ہفتم خزینہ و دفینہ دریافت کر کے نکال لینے میں

عاملوں کی اصطلاح میں اس عمل کو ترسیعہ کہتے ہیں۔ پس جس مکان میں کسی تحریر یا قرینہ سے دفینہ کا موجود ہونا تو معلوم ہو جاوے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ اس مکان میں کس مقام پر کس خاص جگہ دفن ہے۔ پس ایسی صورت میں عمل کے ذریعہ سے موضع دفن خزینہ کا مشخص ہو جانا درکار ہے پس اس کیلئے ویا اس موضع دفینہ کا مشخص ہو جانا تو معلوم کسی سبب سے ہو گیا ہے مگر غلبہ اعوان اجنہ سے اسکے حصول پر قدرت نہیں وہ خبیث ارواح مزاحمت کر کے مالک مکان کو نہیں نکالنے دیتے کبھی اسی جگہ سے کسی دوسری جگہ اصل مال کو سرکا دیا۔ کبھی خواب و بیداری میں نقصان پہنچا دیا۔ کبھی قتل کی دھمکی سے ڈرایا کبھی اصل مال کو کنکر پتھر و کوئلہ وغیرہ سے تبدیل کر دیا ویا بعض دفعہ کسی کے گھر چوری ہو گئی کہ وہ نان شبینہ کو محتاج ہو گیا تو مالکِ مال کو اصل مال مسروقہ کی تلاش ہے کہ وہ واپس ملجاوے خواہ چور کو سزا ملے یا نہ ملے مگر طالب کا کام ہو جاوے تو ان مذکورہ بالا صورتوں میں عمل ہفتم کی ترکیب سے عقدہ کشائی ہو جاتی ہے تو اس کی یہ ترکیب عملی ہے کہ پہلے کاغذ مناسب پر خاتم کبیر کو مشک و عنبر و زعفران و گلاب کی روشنائی سے خوشخط لکھے۔ پھر اسکے گرد چاروں طرف اضمارات خدام عمل ہذا کے لکھ کر مکمل کرے اور بخور مذکور حذمت کا مع طہارت کاملہ کے بکثرت جلاتا رہے اور سات بار

عزیمت موصوفہ کو بھی تلاوت کرے اور کاغذ مذکور پر قف کر دے۔ پھر اُس کاغذ کو ہوا میں
اُچھال دے پس جس موضع پر دفینہ مدفون ہوگا اُسی مقام پر وہ کاغذ آکر ٹھہر جائے گا و یا
اُسی جگہ مال مسروقہ مدفون کر دیا گیا ہوگا۔ اُس جگہ کے کھودنے میں مال مدفون بے
مضرت برآمد ہو جائے گا۔ اور جو اعوان مزاحمت کریں و یا کوئی مخالف شعبدہ دکھائیں
تو اس نیت سے ہفت مرتبہ دعوت سورہ والشمس دیگر مرتبہ تلاوت کرکے اور اُس موضع پر قف
کر کے حصار کر دے اور پھر سات بار بدستور تلاوت کر کے کفدست خود پر دم کر کے تین بار زور
سے دستک دے کوئی و یا دیگر روح خبیث نہ ایذا دے سکیگی۔ اب آسانی سے وہ جگہ کھود کر
مال برآمد شدہ کو اپنے قبضہ میں کر کے کام میں لاوے۔ اب مالک مکان کیلئے یہ مال
جائز و اکل حلال ہوگا۔ بشرطیکہ حکومت خائن سے مخفی رکھے۔ فافہم۔ والسلام

خاصیت ہشتم جلب درہم و دینار میں

جبکہ عامل کامل کو اپنی ضرورت کیلئے مال کی حاجت پڑے اور پاس رقم موجود نہ ہو تو
عامل کو لازم ہے کہ طہارت کامل کیساتھ لوح عود مسطح و مصفی پر خاتم کبیر کو روشنائی مذکور
سے لکھے اور بخور ہفت ارکان والی کو خوب جلاوے اور عزیمت دعوت میں احضار درہم و
دینار پر ملک موکل کو بطور اضمار کے مسلط کر کے حسب دستور سوگند دیدے اور تلاوت کرنا
شروع کر دے حتیٰ کہ درہم و دینار مطلوبہ سکہ کے خود بخود پردہ غیب سے نمودار ہو کر موجود
ہو جاویں تب اُن پر قبضہ کر کے اپنے کار خیر میں صرف کرے گا میاب ہوگا۔

نوٹ) اضمار کرنا عاملوں کی اصطلاح میں عبارت عزیمت دعوت میں اُسکے خادم
موکل علوی و یا خادم عون سفلی کو اپنے ادائے مطلوب پر قسم دیکر مسلط کر دینے کو اضمار کہتے ہیں۔ اور
حروف تہجی کیلئے عاملوں کے فن کے اندر کچھ حروف مفرد مقرر ہیں جنکو مرکب کرنے سے
کچھ اسمار ملائک کچھ نام جنات کے اور کچھ دیگر الفاظ غیر مفہوم المعنی مرکب ہو جاتے ہیں جنکو ان

حروف کی ویا اسمار الٰہی کی ویا متن کلام اللہ کی قوت باطنی کہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک چیز کے کیلئے ایک ظاہر ہوتا ہے ایک باطن ہوتا ہے۔ ظاہر کو بدن کہتے ہیں باطن کو اُسکی روح کہتے ہیں اور بدوں روح و بدن کے کوئی چیز سلامت نہیں رہ سکتی اور ظاہر تو ہر ایک چیز کا ایک محدود مفہوم ہے اور باطنی روح اسکی ایک مفہوم مبہم بلکہ مجہول ہستی ہے جس آج تک بجز خدائے تعالیٰ کے کسی نے بھی اچھی طرح نہ سمجھا ہے عالم عالم حروف کا ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ بعد سمجھنے کے باطنی قوت خود سے ارباب دعوت کو کام لینا پڑتا ہے۔ یہ بحث بہت دراز ہے اس لئے ترک کر دیا گیا صرف اسقدر سمجھ لیں کہ خادم حروف کا نام لیکر اس سے کہے کہ تو فلاں قوت منجانب اللہ رکھتا ہے لہٰذا اب سوقت کو مخاطب کر کے کہے کہ تجکو خدائے تعالیٰ کی سوگند ہے ہمارا فلانا کام بمشیت حق تعالیٰ کے کر دے اسیکا نام اضمار ہے اسیکو تسلیط موکلات کا عمل کہتے ہیں۔ فافہم والسلام۔

خاصیت نہم حجاب الابصار یعنی نظر بندی میں

یہ تصرف اسکا نظر بندی میں مقرر ہے جب عامل چاہے کہ میں جملہ خلائق کو دیکھوں اور مجھے کوئی نہ دیکھے تو پہلے خاتم کبیر کو پوست آہو پر لکھے مگر روشنائی مشک و زعفران و گلاب سے لکھنا چاہئے اور پھر خاتم کے گرد چاروں طرف عزیمت دعوت سورہ والشمس کو لکھدے اور بخور خدمت بکثرت جلائے اور پھر بطہارت کاملہ زبان سے عزیمت دعوت تلاوت شروع کرے اور ہاتھوں سے چوگوشیہ کلاہ تیار کرنا شروع کرے جبکہ یہ قطع و تمامی دوخت سے اس طرح تیار کر چکے کہ خاتم کبیر کو مع حلقہ خاتم کے کچھ نقصان نہ پہنچے۔ بعد تیاری کے عین زوال کے وقت اس کلاہ کو سر پر رکھے اور آفتاب کے مقابلہ میں یہ کلاہ سر پر رکھکر مع طہارت کاملہ کے عزیمت دعوت کو پڑھنا شروع کرے اور بخور مذکور اسکا جلاتا رہے اور اپنے سایہ کے گلو پر نظر رکھے حتی کہ عامل کا سایہ غائب ہونا شروع کرے۔ پھر بالکلیہ سایہ عامل کا غائب ہو جائے

پس جبکہ سایہ بالکلیہ ساقط وغائب ہو جاوے تو جان لے کہ عمل مستجاب ہوگیا۔ پس عامل کی نظروں میں تو عامل محسوس ہوگا۔ مگر جملہ خلق کی نظروں سے عامل غائب ومخفی ہو جائیگا۔ اب عامل کا جہاں دل چاہے چلا جائے یہ سب کو دیکھے گا اور اسکو کوئی نہ دیکھے گا۔ پس جبتک مخلوق کی نظر سے مخفی رہنا چاہے تو کلاہ کو سر سے نہ اُتارے۔ اور جب ظاہر ہونا چاہے تو فوراً سر سے کلاہ حجاب الابصار کو اُتار ڈالے کل مخلوق میں نظر آنے لگے گا۔ غرضکہ جبتک یہ ٹوپی سر پہ رہیگی اُسکو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔ اور جب ٹوپی سر سے اُتار دیجادے گی تو یہ ظاہر ہوگا مخفی رہ نہ سکے گا فافہم والسلام۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خاصیت دہم بے کلید کے قفل کھولنے میں ہے

عامل جب چاہے کہ بے کنجی کے قفل کھلجائے ویا کوئی آہنی حلقہ جسکو کڑا کہتے ہیں بدون قطع کئے کھل جاوے ویا جولان وطوق وہتکڑی ویا زنجیر آہنی بدون کھولنے اور قطع کئے خود بخود بدون شکستگی کڑی وکنڈے کے کھلجاوے تو حسب دستور کے عامل بطہارت کاملہ عزیمت دعوت سورہ والشمس کو کاغذ ومی یا پوست آہو دباغت شدہ پر خاتم کبیر کو لکھے اور دھونی جلاتا ہے اور اُس کے گرد عزیمت دعوت موصوفہ کو لکھدے روشنائی مشک وزعفران وگلاب کی ہونی چاہیئے اور دعوت موصوفہ کو ہفت بار تلاوت کرکے خاتم پر قف کرکے فوراً بطور تعویذ کے تہ کر رکھے اور پارچہ جامہ ویا موم جامہ میں ملفوف کرکے اس حرز کو دست راست کے بازو پر باندھے پھر اسی ہاتھ کو ایکبار عزیمت دعوت پڑھکر اور خادم دعوت کو فتح قفل وغیرہ پر مسلط کرکے اُسپر قف کرکے بس کرے وہ قفل وہ قید وہ غل وغیرہ فوراً کشادہ ہوگا۔ مگر اس تعویذ پر روزانہ ہفت مرتبہ عزیمت تلاوت کرکے قف کردیا کرے بعد تکمیل تعویذ ہذا کے جو شخص عامل ہوگا وہ بھی اس تعویذ سے فتح قفل بے کلید کے اور بدون قطع کئے قید جولان وغیرہ کھول لینے پر قادر ومتصرف ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) ایک حکایت عجیب و غریب بمقام ریاست ٹونک راجپوتانہ بنسبتی خانصاحب عبدالقادر خان نامی کے واقع ہوئی ہے جس سے اس عمل کی تصدیق و تائید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک خانصاحب عبدالقادر نامی سکنہ شاہجہانپور (یوپی) کے وارد ٹونک ہو کر نائب صاحب بہادر محمد عبید اللہ خان وزیر ٹونک کے مہمان تھے اور چند ماہ سے یہاں ہی مقیم تھے بظاہر نہایت پاکباز صوم وصلوۃ کے پابند سفید پوش معزز وجیہہ شکیل تنومند آدمی تھے اور تہجد گزار تھے اُن کے چال چلن پر کسی بدگمانی کا اشتباہ نہ ہوتا تھا۔ اور اکثر عالموں او فاضلوں کی صحبت میں رہتے تھے معقول نوشت و خواند میں مہارت رکھتے تھے انکی نسبت ایکدم سے رزیڈنٹ ابو صاحب بہادر کی چھٹی ریاست ٹونک میں پہنچی کہ جو عبدالقادر خان نامی پرائم منسٹر ٹونک کے مہمان وارد حال ریاست ہیں اُنکی نسبت جاسوسی کا شبہ ہے اور بعض ریاست کے ملازم بھی ہیں انکو ماخوذ کر کے حراست میں رکھا جائے اور عند الطلب حوالہ گورنمنٹ اُنکو کر دیا جائے۔ چنانچہ اس چھٹی کو نائب صاحب بہادر نے دو چار دن مخفی رکھا۔ اول دل میں خیال کیا کہ کس حیلہ سے اُن پر ہاتھ ڈالا جائے کہ وہ ہمارے مہربان مہمان ہیں۔ دونوں وقت اُن کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھایا جاتا ہے۔ یہ تو اس فکر میں تھے۔ لیکن عبدالقادر صاحب کو کسی طریق سے اس چھٹی کا حال معلوم ہو گیا تو عبدالقادر خان صاحب نے خود نائب المریاست بہادر سے اس چھٹی کا ذکر کیا کہ جو چھٹی میری نسبت گورنمنٹ برطانیہ کیطرف سے گرفتاری کی آپکے پاس آئی ہوئی ہے آپ اُسکی فوراً تعمیل کریں۔ میں نے آپکا نمک کھایا ہے یہ امر میں گوارا نہیں کر سکتا کہ آنجناب میری وجہ سے گورنمنٹ کی نظروں میں مشکوک و معتوب قرار پائیں۔ پس آپ فوراً گرفتار کرا کے بذریعہ پولیس ریاست کے جیل کے حوالات میں مجھے بھجوا دیں۔ آپ بری الذمہ ہو جائیں گے اور میں جب چاہونگا جیل سے غائب ہو جاؤنگا۔ اگر قابل شکایت تم ہوں گے تو جیل کے سپاہی حراستی ہوں گے۔ نہ آپ۔ نائب صاحب کو سنکر حیرت ہوئی اور دل میں خیال کیا کہ یہ عجیب پُراسرار شخص ہے۔ چنانچہ وہ جیل بھیجدئے گئے اور اُن کو حراست میں لیکر گورنمنٹ کو اطلاع دیدی گئی۔ جب گورنمنٹ سے اُن کی طلب ہوئی اور دوسرے دن وہ روانہ

ہونے کو تھے تو علی الصباح بیڑی و ہتکڑی بدون قطع و فتح کئے ہوئے اُن کے قیام کی جگہ پائی گئیں اور وہ غائب ہو گئے۔ گورنمنٹ اور ریاست والے متحیر ہو گئے۔ پھر اُن کی نسبت بعدمدت کے یہ سنا گیا کہ وہ کسی مقام پر ماخوذ ہو کر حراست میں لے لیئے گئے مگر پیشی عدالت سے قبل حوالات الہ آباد سے بدستور غائب ہو گئے۔ پھر اُنکا پتہ نہ چلا۔ ایک عجیب و غریب اُنکی نسبت یہ داستان سماع میں آئی کہ وہ بمقام بھوپال بعہد شاہجہاں بیگم صاحبہ مہمان ریاست تھے ایک حکم سرکار بھوپال مبلغ بیس ہزار روپیہ دلائے جانیکا پروانہ دفتر دارالانشار سے جاری ہوا اور جہاں جہاں اُسکو گشت کرنا تھا وہ گشتی صورت میں نقل کیا گیا پھر اُس کی تعمیل میں ریاست کی طرف سے چک قطع ہوا۔ اُسپر حکام بالادست کے دستخط ثبت ہوئے سرکاری کچہری کی مہر ثبت ہوئی اُسکا روپیہ خزانہ شاہی سے برآمد ہو کر مشارٌ الیہ کی جیب میں گیا اور کسی رئیس و حاکم نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جب حساب کی جانچ پڑتال سالانہ کی گئی۔ تو اول رئیس وقت نے انکار کیا کہ ہمنے کوئی حکم صادر نہیں فرمایا اسی طرح جملہ اہلکاران ریاست بھوپال نے یکے بادیگرے اس روپیہ دلانے سے انکار کیا لیکن دفتر سرکاری کے اس قم عطیہ کی بابت جملہ کاغذات موجودہ دفتر میں تاریخ وار اور متعلقہ اہلکارونکے دستخط موجود پائے گئے۔ اب دو امر نسبت عبدالقادر خاں کے عجیب و غریب ثابت ہوتے ہیں۔ اول بدون مفتاح کے جیلخانہ کا قفل اور پاؤں کے جولان آہنی بدون قطع و برید کے پائی گئیں۔ دوسرا یہ امر کہ حسب خواہش دلی کے جسقدر رقم کی ضرورت انکولاحق ہوئی اُسکو تحت ضابطہ عدالت لاکر سرکاری خزانہ سے رقم وصول کر لی اور پھر مصرف اس رقم کا محض فی سبیل اللہ بدون اپنے کام میں لانے کے قبل تقسیم کر دیا گیا جس سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ خان صاحب بہادر حاکم عامل علوی کے بالفوق ہیں۔ جسکے سبب سے ایسے حیرت انگیز کام کر لئے گئے عمل سفلی کا یوں گمان نہیں ہوسکتا کہ وہ بظاہر غایت درجہ کے پابند صوم و صلوٰۃ کے ہیں کبھی کوئی کام لایعنی اُن سے سرزد نہیں ہوتا۔ بجز اس امر کے کہ ہر ایک ریاست کے حکمنامہ پروانہ اعزاز و اکرام کے رئیسوں

کی طرف سے اُنکے پاس موجود رہتے ہیں ویا فوری صیغے میں تیار کر لیتے ہیں اور کسی قسم کی جعلسازی ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خود گورنمنٹ آف انڈیا کے افسران سلطنت کے دستخطی پروانے اور رسیدی چٹھیاں اُن کے پاس اُن کے بعض احباب نے دیکھیں اور اُن کے پاس موجود پائیں فافہم والسلام۔

ایضاً خاصیت یازدہم زراعت و باغات وغیرہ کی خیر و برکت میں

عامل کو چاہیئے کہ پہلے خاتم کبیر سورہ والشمس کو سفید ریشم کے پارچہ جامہ پر خوشخط لکھے۔ اور وقت تحریر کے بخور مقررہ خوب جلاوے اور نقش خادم کے گرد عزیمت دعوت سورہ والشمس کو لکھے اور پھر ایکسو ایک دانہ مختلف غلہ جات کے اور بعض ثمردرختوں کے تخم فراہم کرکے اس خاتم میں ملفوف کرے اور پھر اسکو حریر سبز کے تار سے بطور صرہ کے بستہ کردے پھر ہر ایک دانہ پر ہفت بار دعوت عزیمت تلاوت کرکے قف کرد ے پھر اُس کیسہ کو یا تو سبز کھیت کے وسط میں بعد پیمائش کے کوئی عمود چوبی نصب کرکے اس حرز کو اُسی تار سبز ریشم کے ذریعہ سے معلق لٹکاوے ویا اس صرہ کو بے تعداد وزنی غلہ میں دفن کردے اگرچہ اُس میں سے روزانہ بکیصد صاع شرعی نکالکر صرف کیا کرے۔ اب یہ غلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ اسیطرح عمل سے کھیت کا غلہ اسقدر پیدا ہوگا یعنی اُس میں خیر برکت ہوگی کہ عقل سلیم کبھی اُسکو باور نہ کریگی۔ یعنی بطور خرق عادت کے یہ غلہ فراواں ہوگا اور صرہ والے غلہ کی طرح یہ بھی کم نہ ہوگا مگر اُسی حرز کو کھیت میں سے جُدا کرکے بدون وزن کشش کے اسی غلہ میں دفن کردے لیکن اول و دوم صورت میں انبار میں سے جس میں حرز دفن ہے بروز جمعہ طہارت کی حالت میں عامل اپنے ہاتھوں سے نکالے۔ بخور قائم رکھے اور تلاوت دعوت موصوفہ بدون تعداد کے کرتا رہے۔ اور اس موقعہ پر خاتم صغیر کو بدستور لکھ کر اپنے پاس رکھے ایسا عامل قطعی طور پر اپنے مدعا پر کامیاب ہوگا فافہم والسلام۔

نوٹ، اگر باغات کے درختوں کی بارآوری بکثرت عامل چاہے تو اسی حرز کو باغات کے یا باغ کے وسطی درخت پر معلق لٹکا دے - کامیاب ہوگا۔

خاصیت دوازدہم میوہ جات کے خیر و برکت ہونے میں

افراط میوہ جات کیلئے عامل چاندی کے پتر پر خاتم کبیر کو بروز دوشنبہ ساعت قمر میں کندہ کر کے بخور مذکور خوب جلاوے اور حرز کو دیتا جاوے۔ پس جو میوہ خشک موجود ہو جیسے کہ انجیر و تمر و انگور و پستہ و بادام - چرونجی - اخروٹ وغیرہ کے انبار میں یہ لوح مذکور دفن کر دے پھر اس میں سے حسب دستور بحالت طہارت بخور جلا کر میوہ برآمد کر کے اپنے کام میں لاوے مگر میوہ جات کو نہ وزن کر کے رکھے نہ وزن کر کے برآمد کرے اور بحالت نکالنے میوہ جات کے بدستور عزیمت دعوت کو تلاوت کرتا رہے۔ اور حسب حاجت اسکے ملک موکل کو اپنے مخصوص مطلب پر مسلط کر دے طرفۃ العین میں حاجت روا ہوگی۔ اور بعد ختم عمل برآمدگی کے ایکبار عزیمت موصوف پڑھ کر باقیماندہ میوہ جات پر بال گودام میں قفل کر دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ میوہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ مگر جملہ اعمال خیر و برکت کو شروع سال جدید پر عمل کو از سر نو زکوٰۃ کی تجدید کر لیا کرے اور امداد عمل کیلئے یَا بَاسِطُ کو تحت و تصرف میں لے آوے تاکہ سرعت اجابت عمل میں عامل کو مدد ملے۔ فافہم والسلام

خاصیت سیزدہم طی ارض میں

جب عامل چاہے کہ قلیل مدت میں ہزاروں کوس کا سفر کر کے اور تمامی عالم کی سیر کر کے واپس آجایا کرے یعنی اسکے لیئے انبساط و انقباض زمانہ کا حاصل ہو جاوے یعنے تصرف عامل کا زمین کی مسافت بعیدہ قطع کرنے میں بطور خرق عادت کے جسکو کرامت کہتے ہیں، کرامت طی ارض کی حاصل ہو جاوے۔ وعند الضرورت یہ کام

اُسکا با آسانی ہو جایا کرے تو اُسکو لازم ہے کہ آبادی سے دور جنگل میں جا کر دور مقام پر شب کے وقت الطہارت کاملہ دعوت سورہ والشمس کو شروع کرے اور بخور مقررہ جلاوے اور خلوت جمعیت اختیار کرے تو عمل ہذا کے خادموں میں سے کوئی خدیم عامل پر منکشف ہوگا کہ خادم دعوت کا دست لبستہ عامل کے سامنے حاضر ہے اور السلام علیکم کہتا ہے عامل اُسکو جواب دیوے۔ پھر اُسکے ہاتھ میں ایک عصا یعنی چوب دستی مضبوط تھامے ہوئے ہیں نظر آئیگا۔ پس عامل کو لازم ہے کہ اُس موکل کے ہاتھ میں سے اپنی چستی و چالاکی سے فوراً اُچک کر اپنے قبضہ میں حاصل کرے اور اپنے گھر کی طرف رخ کر کے بعد حصول عصا کے چلدے اور پیچھے پھر کر نہ دیکھے وہ عامل کا تعاقب کرے گا۔ اُس سے کچھ اندیشہ نہ کرے۔ پس اب عامل یہ ارادہ کرے کہ میں مشرق سے چلکر مغرب میں پہنچکر واپس گھر آجاؤں اور یہ کُل سیر ایک دن میں طے کر لوں تو وہ عامل وہی عصا اپنے ہاتھ میں لیکر ایکبار عزیمت دعوت سورہ والشمس تلاوت کر کے دھونی جلا کر عصا پر تف کر دے اور یہ عصا ہاتھ میں لیکر پیادہ پا سفر اختیار کرے۔ پس بدون تکان کے ایک سال کا راستہ ایکدن میں طے کر جائے گا۔ اور کوئی دریا پہاڑ و غار وغیرہ مزاحم نہ ہوگا اور جو چیز حائل بھی ہوگی تو وہ عامل کو نظر نہ آویگی تاکہ اُس کی رفتار روکدے۔ اسی عمل کا نام طی الارض ہے کہ راستہ کے جملہ صعوبات برطرف ہوویں گے۔ کیونکہ یہ دعوت خدمت سورۃ الشمس خاصکر تقصص کا غذ و طی الارض میں موضوع و مخصوص ہے۔ یعنی ان ہر دو تاثیر میں نہایت قوی الاثر ہے گویا کہ انھیں ہر دو کام کیلئے یہ دعوت وضع فرمائی گئی ہے اسی کے واسطے خاص موضوع و منصوص ہے اور عموماً اظہار عجائب و غرائب و خرق عادات دیگر بھی انہیں کے ضمن میں ارباب عمل اہل بادیہ و اہل حاضرہ کیلئے مقرر ہے پس جب عامل ارادہ کریگا تو مشرق سے مغرب تک و یا مغرب سے مشرق تک ایک یوم میں منزل طے کر جائیگا۔ یہ عصا عمر بھر کیلئے کافی ہوگا۔ بشرطیکہ فسق و فجور سے بچا رہے

بہتر ہے کہ بموجب قوت ارادی کے جملہ ملیسر آوے۔ فافہم والسلام

ایضاً خاصیت چہاردہم طیران ہوا میں

یعنی چودہویں خاصیت ہوا کے طیران میں ہی۔ عاملِ اگر مرد میدان ہوا میں طیران کرنا مانند پرندوں کے چاہے تو واسطے حصول قدرت پرواز کے سب سے پہلے جملہ اجزاء بخور کو مانند سرمہ کے سحق جید کرے روغن گل میں ملاکر بعد غسل اور طہارت کے یہ روغن جملہ بدن پر ملے یعنی اس روغن کی بدن پر مالش کرے اور پھر بخور کو جلاکر عزیمت دعوت کو تلاوت کرنا شروع کرے اور میدانِ ہوا میں پرواز کرنے کی ہمت باندھے اور ایکسو ایکبار (۱۰۱) دعوت سورۃ والشمس کے ختم پر تمامی بدن پر قف کرے تو اُسوقت عامل کو اپنے دونوں بازو میں مانند شہباز کے طیران کی قوت محسوس ہوگی۔ پس اُسوقت طیران کرجاوے۔ جملہ حاضرین حالتِ پرواز عامل کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے مگر عامل بہ نیت تماشہ دکھانے کے یہ عمل نہ کرے ورنہ غمازانِ دعوات میں سے محسوب ہوگا۔ یہ جملہ تصاریف دعوت سورۃ الشمس شریف کے مشابہ اعمال سیمیا کے ہیں جنکو نااہل سی مخفی رکھنا فرض ہی تاکہ فتنہ افشار اسرار الٰہی سے محفوظ رہے۔ فافہم والسلام

ایضاً خاصیت پانزدہم پانی پر مانند سطح زمین چلنے میں

پس جب عامل چاہی کہ دریا میں سمندر میں مانند سطح زمین کے رفتار کرے اور کف پا تک پانی سے تر نہ ہووے تو پہلے عامل اپنا لباس کتان سفید کا تیار کرانے اور اُسپہ تصویر کشتی کی بنواوے اور اُس کشتی کے درمیان میں خاتم کبیر کو لکھے اور اُس کے گرد عزیمت دعوت کو بدستور لکھے اور اس کارروائی کے ساتھ ہی بخور کو افراط سے جلاتا رہے اور عزیمت دعوت کو تلاوت کرتا رہے۔ پس عامل کے بدن میں قشعریرہ پیدا ہوگا۔ جان لے

کہ عمل مقبول ہوگیا۔ پس اُسوقت عامل بسم اللہ مجریٰھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم کہکر بیباک ہوکر دریا میں رفتار شروع کردے پانی دریا کا خواہ ساکن ہو خواہ رواں ہو اور دریا خواہ سمندر قہار ہو خواہ کوئی جھیل ہو خواہ کوئی نہر ہو جیسے کہ گنگا و جمنا وغیرہ ہیں۔ غرضکہ پانی میں کسی مقام پر ہو عامل کو کچھ مضرت نہ پہنچے گی۔ بلکہ کف پا تک تر نہ ہوگا۔ اسطرح کی کاروائی اہل کتاب نصاریٰ تک کو اسماء الہٰی کی تصدیق سے حاصل ہو جانا۔ بعض اساتذہ کی تحریر و تقریر سے سماع میں آئی ہے۔

ایضاً خاصیت شانزدہم آب و طعام حاضر کرنے میں

یہ تصرف بواسطہ دعوت سورۃ الشمس کے حاضرات طعام و شراب کیلئے مقرر ہے جب عامل کو طعام و شراب کے حاضر کرنیکا قصد ہو تو پہلے عزیمت و دعوت کے بخور مقررہ جلاکر دس مرتبہ تلاوت کرے اور خدام سورۃ موصوفہ کو واسطے طلب طعام و شراب مطلوبہ مشخصہ کے مسلط کرکے اضمار کردے کہ فلاں کھانا فلاں قسم کا پانی حاضر کرو۔ بہت کم تر مدت میں تحت دسترخوان کے وہ اشیاء مطلوبہ موجود ہو جاویں گی۔ اگر کسی خادم کی ضرورت ہو تو طعام کیساتھ اسکی طلبی کیجاوے وہ مع خوانوں کے کسی پردہ کے اندر سے نمودار ہوگا۔ اور جسقدر آدمیوں کیلئے ضرورت ہو تو اُتنی مقدار سے وہ خادم بصورت انسان لیکر حاضر ہوگا پھر وہ اپنے انتظام سے حاضرین مجلس کو کھانا کھلاکر بحصول اجازت عامل صاحب کے رخصت ہو جائے گا۔ مگر عامل کیجانب سے یہ دسترخوان پاکیزہ جدید یا دھویا ہوا پاک و صاف غیر مستعمل ہووے و یا مکان حاضرات طعام میں کسی گوشہ میں ایک پردہ ڈالدیا جاوے اور اُس پردہ و یا دسترخوان پر اندرونی جانب خاتم کبیر لکھدیجاوے اور اُس کے گرد عزیمت دعوت بدستور لکھکر اپنے مدعا پر خدام عمل کو مع اضمار کے مسلط کردے۔ آئندہ اپنا کام کرے حسب منشا خود کاروائی ہوگی اس موقعہ پر ایک حکایت تاریخی یاد آئی ہے جو کہ ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے جو کہ آئندہ معاملہ سے

تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے :-

حکایت۔ بعض کتب تاریخ میں مولٰنا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کے لاالف کے تحت میں یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آخر عمر میں مولانائے موصوف مصنف سکندر نامۂ بری وبحری نے نواح گنجہ میں ایک کٹی بناکر بغرض خلوت کے اس میں سکونت اختیار کرلی تھی اُسوقت کا رئیس بخارا کہ جسکے تحت میں یہ قصبہ گنجہ بھی شامل تھا بغرض شکار و سیر صحرا کے معہ حشم وخدم کے اس دشت میں پہنچا کہ جس میں مولانا نظامی علیہ الرحمتہ کی کٹی موجود تھی ۔ چونکہ یہ مشہور و معروف اپنے عہد کے شاعر اعظم تھے اُن کے مقام کی خبر سنکر رئیس بخارا مولانائے موصوف سے ملنے کی غرض سے انکے مقام سکونت پر تشریف فرما ہوا ۔ اور ساتھ میں آٹھ سات خدمتی اُسکے ہمراہ تھے اور چاشت کے کھانیکا وقت تھا اور تیاری طعام میں کچھ وقفہ تھا سو اُسوقت کے ٹالنے کیلئے اور مولانا سے ملنے کیلئے تشریف لائے تو معہ ہمراہیان خود کے اُس کٹی میں چٹائی پر جسپر مولانا بیٹھے تھے رئیس شاہزادہ صاحب کو بھی مجبوراً اُسی فرش چٹائی پر بیٹھنا پڑا ۔ اور باہمی ملاقات کرکے سرسری طور پر ادھر اُدھر کی بات چیت کرنے لگے اور بتقاضاء اشتہاء وقت کے تیاری طعام کا اور اُسکے تناول کرنیکا خطرہ بار بار دلمیں گذر رہا تھا ۔ مولانائے موصوف نے فراست سے حالات معلوم کرکے شہزادہ سے کہا کہ طعام ماحضر تیار ہے اگر اس غریب کا طعام تناول فرمادیں گے تو مجھے عزت حاصل ہوگی اور اس کٹی میں ایک گوشہ میں کالا پردہ کھنچا ہوا پہلے سے تیار تھا ۔ پس مولانا صاحب کے اصرار کرنے پر اس شرط سے منظور کرلیا کہ ہمارا پکوایا ہوا کھانا بھی یہیں منگوالیا جاوے تاکہ ہمراہی رئیس کے بھی سیر ہوکر کھانا کھائیں ۔ محض اس خیال سے کہ مولانا کے ہاں زائد سے زائد بھی اگر ہوگا تو علاوہ مولانا کے دو آدمیوں کو کفایت کرے گا اور ہمارے ساتھ معہ ہمارے آٹھ کس معزز موجود ہیں ۔ مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بیشک آپ کی رائے درست ہے اگر طعام میں کمی ہوگی تو آپکا تیار شدہ طعام بھی طلب کیا جاویگا یہ کہکر مولٰنا

نے فوراً وضو کر کے اور کچھ پڑھ کر دستک دی تو اسی سیاہ پردہ کے اندر سے دو کس سفید پوش معہ آفتابہ وسلابچی کے حاضر ہوئے۔ ایک خدمتی نے ہاتھ دھلائے دوسرے نے ایک سفید بیش قیمت شاہانہ دسترخوان بچھا دیا اور پردہ کے اندر سے انواع الانواع اقسام اقسام کا کھانا امیرانہ شاہانہ لاکر چن دیا۔ مولانا صاحب نے حکم دیا کہ شروع کیجئے گا۔ اول تو کھانا شیریں ونمکیں بےنظیر پھر ظروف چینی وغیرہ کے امیرانہ کے اندر سلیقہ سے چنا ہوا کھانا موجود تھا۔ سب نے تعجب کیا اور کھانا شروع کیا تو اعلیٰ درجہ کا لذیذ طعام پایا کہ خود رئیس نے بھی اپنے دسترخوان پر اس لذت کا کھانا ابتک نہیں کھایا تھا۔ خیر بعد فراغت طعام کے ہاتھ دھلوا کر کھانا باقی ماندہ معہ ظروف کے حکما بڑھا دیا گیا۔ پھر ہر دو خادم کو رخصت کر دیا وہ پردہ کی آڑ میں ہو کر مع طعام وظروف کے غائب ہو گئے۔ اب رئیس اور اس کے ساتھیوں کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ اول تو رئیس نے بذات خود اس پردہ کو ہٹایا تو صرف ایک چارپائی کی جگہ ضرور تھی اور باقی صفر۔ اتو رئیس چلا اٹھا کہ مولنا برائے خدا اس ورطۂ حیرت سے مجھے نکالو اور اصل حال سے مطلع کرو۔ اور اسکا جواب دو کہ یہ وقوعہ اصلی ہے اور بیداری کا ہے یا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ غرضکہ بہت طول طویل بحث کے بعد مولنا نے فرمایا کہ یہ ایک شعبدہ عجیبہ علم سیمیا کا تھا جو وقوع میں آیا ہے اور آپ اور ہم سب عالم بیداری میں ہیں اور جو کچھ گذرا واقعہ صادقہ ہے۔ کوئی طلسمی وہمی کارروائی نہیں ہے جس علم کا یہ ایک ادنی کرشمہ ہے جو کچھ کہ تمنے دیکھا ورنہ اس علم وعمل کا ماہر اپنی شخصیت میں ایسے عجائب اور غرائب واقعات دکھانے پر ہر وقت قادر ومتصرف ہوتا ہے اور میں تو اس علم میں ہنوز ابجد خواں ہوں۔ پس اس حکایت سے اس تصرف دعوت سورۃ والشمس کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس حکایت سے اور اس کے دوسری تصرفات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ عمل سورہ والشمس کا علم دعوات سے ایک دعوت عاملانہ وحاکمانہ ہے جو کہ علم سیمیا سے جداگانہ عمل ہے۔ لیکن اس دعوت سورہ شریفہ کے جملہ افعال وخواص علم سیمیا کے اعمال

سے بالکلیہ مماثل و متشابہ ہیں ورنہ علم سیمیا شے دیگر ہے اسکا اصل اصول اعمال حروف ہی ہے معہ کسی شے مادی حیوانی و نباتی و معدنی کی شرکت سے مترتب ہوتے ہیں فافہم والسلام۔

ایضاً خاصیت ہفدہم ہلاکت دشمن ظالم میں ہے

یہ سترھواں تصرف سورہ والشمس کا ہلاکت دشمن ظالم کیلئے مقرر ہے جب عامل کو کسی دشمن خدا و رسول کے و یا دشمن خود کو ہلاک و قتل کرنا مقصود ہو و یا کسی صعبناک مرض مہلک میں مبتلا کر دینا مدنظر ہووے کہ جس سے عام مومنین و مسلمین پر ظلم و جور سرزد ہوں اور اسنے اپنے زیردستوں کے ستانیکا پیشہ اختیار کر رکھا ہو۔ اور وہ اپنی سرکشی و تعدی و متمردی سے باز نہ آویں تو عامل عمل ہذا کو لازم ہے کہ وہ پہلے اسکو نرمی و عاجزی سے ہدایت کرے بطور وعظ و نصیحت کہے کہ تو ایذا دہی بندگان خدا کی روش چھوڑ دے اور اس ظالمانہ طریق سے باز آ۔ ورنہ ہم عاجز اللہ تعالیٰ کے بندے تجھ پہ بددعا کریں گے۔ پھر بھی وہ نہ مانے بلکہ ظلم و ستم کی زیادتی کرے تو پھر عامل نصف شب یعنی ٹھیک ۱۲ بارہ بجے رات کے بستر سے اٹھ کر بعد طہارت کامل کے سو رکعت نماز نفل ادا کرے اگر پورا عمل اس رات مختصر میں نہ ہو سکے تو اپنے عمل کو دوسری رات حد تیسری رات تک پورا کرے اور ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے ایکبار عزیمت دعوت سورہ والشمس کو بہ نیت ہلاکت مدعی و یا بہ نیت تمریض و تسلیط شیطانی موذی کے ایکبار تلاوت کرے اور بخور مقررہ کو بکثرت جلاوے اور خادم عمل کو دشمن کی جان پہ بغرض ہلاکت کے و یا بغرض تمریض تسلیط مرض و ایذاء خاص بجان دشمن موکل یہ تسلیط مع اضمار کے الفاظ صاف و صریح میں معہ سوگند عمل کے مقرر کرے۔ بلکہ مدت ہلاکت تک متعین کر دے کہ فلاں کس فلاں فلاں ایذا و جسمانی کے سبب سے ہلاک ہو و یا فلاں مرض اس پر مسلط ہو جاوے۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ ہنوز ایکسو رکعتیں پوری بھی نہ ہونگی کہ دشمن کا کام تمام ہو جاوے گا مگر عامل کو خدا تعالیٰ کا خوف ہی چاہیے ایسا نہو کہ غیر مستحق ہلاکت کو قتل کیا جائے

دیا بیمار ڈالا جاوے فافہم۔ والسلام

ایضاً خاصیت ہجدہم خانہ ویرانی دشمن میں

واضح ہو کہ سترھواں عمل تو واسطے ہلاکی و بیماری دشمن کے تھا اور اٹھارویں خاصیت اسکی واسطے خانہ خرابی دشمن کے مقرر ہے اس میں دشمن کی جان کو نجات ہے بلکہ اس کا مکان وجائداد وغیرہ کی ویرانی مقرر ہے۔ پس جب عامل چاہے کہ دشمن کا مکان ویران و برباد ہو جاوے یا اُس کے گھر پر شیاطین سنگباری کریں کہ جس کے سبب سے وہ گھر برباد ہو جاوے تو خاتم کبیر کو ایک صفحہ سنگ پر جو کہ کوہ و دشت ویرانہ سے لیا گیا ہو لکھے اور اُس کے گرد عزیمت دعوت موصوفہ کو لکھدے اور بخور مقررہ خوب جلاوے پھر سات مرتبہ عزیمت دعوت سورہ موصوفہ کو تلاوت کرکے مع اضمار کے اُس لوح سنگ پر قف کردے پھر اُس لوح کو کسی حیلہ سے دشمن کے مکان میں رکھوادے یا بہتر یہ ہے کہ اُسکے گھر میں دفن کرادے پس جس امر کا اضمار لکھا ہوگا و یا تلاوت کیا ہوگا اُسیطرح سے وہ گھر ویران ہو جاوے گا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا۔ فافہم۔ والسلام

ایضاً خاصیت نوزدہم جلب معشوق و تسخیر حکام وغیرہ میں

یہ تصرف سورہ والشمس کا واسطے حاضری و اطاعت مطلوب سرکش و تسخیر حکام بالادست کے مقرر ہے اور وہ اسطرح ہے کہ پہلے خاتم کبیر کو ایک سبز کاغذ پر مشک و زعفران و گلاب سے خوشخط لکھ کر اُسکے گرد عزیمت دعوت کو مع اضمار مطلوبہ کے لکھدے اور وقت تحریر کے بخور مقررہ خوب جلاوے اور اسکا ایک ملفوف بناکر ایک فتیلہ بناوے اور جو جال مچھلی پکڑنے کا بطور گھاگرہ کے ہوتا ہے اور اُس کا وہ حصہ کہ جس میں گرفتار شدہ مچھلیاں مجتمع ہوتی ہیں کہیں سے حاصل کرکے اُس فتیلہ پر لپیٹ دے اور ایک تانبہ کا کلاں چراغ مانند

کٹورے کے ہفت دہانہ کا ہو اگر اُسکے مقام دہن پر عون سفلی کا نام ترتیب وار لکھے بعد
دیگرے بلسند مندرجہ ذیل معہ عبارت کے پاکیزہ حالت میں مہر کن سے کندہ کرا کر تمامی
عمر کیلئے یہ ایک چراغ واسطے عمل تسخیر مطلوب کے کافی وافی ہوگا۔ اب اس فتیلہ کو چنبیلی کے
خوشبودار روغن سے پُر کر کے فتیلہ کو مکان خلوت میں روشن کریں اور اُس کی روشنی
میں بہ تصور تسخیر مطلوب اس طرح پر کہ میرا مطلوب میرے سامنے دست بستہ مطیع ہو
بطور ذلت کے میرے سامنے کھڑا ہے۔ عزیمت دعوت کو اکتالیس مرتبہ تلاوت کرے
اور جو لسادن جس عون سے منسوب ہووے اُس عون کو حکماً مطلوب کے حاضر کرنے پر مع اضمار کے
سوگند کیساتھ مسلط کرے اور بعد ختم دعوت موصوفہ کے آیت شریفہ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي کو تین ہزار بار تلاوت کرے۔ اور اس مدت میں بخور خوب جلاتا رہے
پس سات دن تک یہی عمل کرے جس رات دن کا یہ عون ہو اُس رات کو یہ عمل کیا جاوے
گا اور اُس کے تسخیر مطلوب پر مسلط کیا جاویگا۔ وہ ہفت اعوان یہ ہیں۔ بماہ ثابت پہلے
یکشنبہ سے شروع کرے جسکا عون موکل سفلی مذہب ہے، دوشنبہ کا مرہ ہے سہ شنبہ کا احمر ہے
چارشنبہ کا برقان ہے پنجشنبہ کا شمہورش ہے۔ جمعہ کا ابیض ہے۔ شنبہ کا میمون ہے۔
یہی ترتیب کواکب سبعہ کی ہے۔ یعنی شمس و قمر۔ مریخ عطارد، مشتری۔ زہرہ و زحل ہے اور
جو عبارت بطور تسلیط اضمار کے لکھی جاوے گی وہ اس طرح مقرر ہے۔

اَیْنَ مذھب اجلب فلان ابن فلان یا بنت فلان فلانۃ الی فلان بالعشق والمحبۃ

اقبل بحق روقائیل و بدریک الشمس الموکل بیوم الاحد یہ برائے یکشنبہ کے ہے۔ اَیْنَ المرۃ اجلب فلان ابن

فلان یا بنت فلان ابن فلان بالعشق والمحبۃ اقبل بحق جبرائیل و بدلالۃ القمر الموکل بیوم الاثنین

یہ برائے دوشنبہ کے مقرر ہے۔

اَیْنَ الاحمر اجلب فلان ابن فلانۃ یا بنت فلانۃ علی فلان بالعشق والمحبۃ

اقبل بحق سمسائیل و بدریک المریخ الموکل بیوم الثلاثا یہ واسطے شنبہ کے

مقرر ہے۔ اینَ البرقان احبب فلان ابن فلانۃ ویابنت فلانۃ ای فلان

بالعشق والمحبۃ اقبل بحق میکائیل وبدریائیل العطارد الموکل بیوم الاربعاء

یہ واسطے چارشنبہ کے مقرر ہے اینَ الابیض اجلب فلان ابن فلانۃ یا

بنت فلان ابن فلان بالعشق والمحبۃ اقبل بحق عینائیل وبدریائیل الزہرۃ

الموکل بیوم الجمعۃ یہ واسطے جمعہ کے مقرر ہے۔ اینَ شہورس اجلب

فلان بن فلانۃ یابنت فلان ابن فلان بالعشق والمحبۃ اقبل بحق صرفائیل

وبدریائیل المشتری الموکل بیوم الخمیس یہ واسطے پنجشنبہ کے مقرر ہے

اینَ المیمون اجلب فلان ابن فلانۃ یابنت فلانۃ۔ ابن فلان بالعشق

والمحبۃ اقبل بحق کسفیائیل وبدریائیل الزحل الموکل بیوم السبت

یہ واسطے شنبہ کے مقرر ہے۔

یہ جملہ خط زدہ عبارتیں ہر ایک عبارت ایک دانہ چراغ پر کندہ ہوں تو بہتر ہے دیا ایسی روشنائی سے لکھی جائیں کہ وہ تیل اور پانی سے مٹ نہ جائیں۔ غرض کہ ایک ہفتہ کا یہ عمل ہے اگر مرد مطلوب ہو تو اسکا نام مع نام مادر کے اور جو مطلوبہ عورت ہو تو اُسکا نام مع مادر کے اور جو حاکم ہو یا امیر ہو یا بادشاہ ہو لفظ اجلب کے بعد نام اُسکا مع نام مادر کے لکھا جاوے اور اُسی کے بعد طالب کا نام مع نام مادر کے لکھا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کی مدت میں مطلوب بیقرار ہو کر مطیع طالب کا ہو کر حاضر ہوگا۔ یہ عمل واسطے مفرور کی حاضری کے بھی مفید ہے فافہم والسلام

(نوٹ) اب ہم یہاں پر چند قانون ادائے زکوٰۃ ہر ایک عمل کے ضبط تحریر میں لاتے ہیں کہ وہ قانون جملہ قرآنی سورتوں کی آیتوں کو اللہ تعالےٰ کے مفرد و مرکب ناموں کو اور دیگر ادعیہ و درودوں کو حاوی ہوں اور اول جملہ قوانین میں وہ اصول یہ ہیں جنکو سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔ خذ حرفًا قل الفًا خذ حرفًا قل مائۃ خذ حرفًا قل عشرًا خذ حرفًا قل واحدًا

یہ چار قول حضرت امیر علیہ السلام سے منسوب ہیں جنکا صاف و صریح یہ ترجمہ ہے۔ ایک حرف کو لیکر ہزار بار تلاوت کرے۔ دوم ایک حرف کو لیکر یکصد مرتبہ تلاوت کرے۔ سوم ایک حرف کو لیکر دس مرتبہ تلاوت کرے چہارم۔ ایک حرف کو لیکر ایکبار تلاوت کرے۔ ان چاروں کلموں کے علاوہ ایک مقولہ دوسرا بھی آپ ہی کے منسوب ہے وہ یہ ہے الزجر للاتصال والفرق للانفصال یہ کل پانچ کلمہ اصل اصول علم دعوات اور علم جفر کی جان و روح رواں ہیں۔ انکی شرح و تفسیر کے تحت میں علم آثار حروف ہجا علم جفر قائم ہوگیا کہ وہ بذات خود ایک دریائے ناپیدا کنارہ ہے۔ اور چار کلمہ سابقہ سے سینکڑوں قاعدہ علم دعوات علم سیمیا کے مقرر ہوئے ہیں جنکی تفسیر میں دفتر کے دفتر سیاہ ہوسکتے ہیں اب ہم ان اصول خمسہ سے چند قاعدہ ادا زکوۃ سور قرآنی کے اور اسماء الہی و آیات فرقانی کے مبتدیوں کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔ **اول** یہ قانون ہے کہ جو سورتیں قصار مانی گئیں ہیں۔ یعنی آخر پارہ عم یتسالون اور سورہ فاتحہ انھیں میں داخل ہے۔ پس جس سورت قرآنی کی زکوۃ دینی ہو اُس کے تمام حروف ہجی کو شمار کرکے فی حروف کے عوض ایکہزار تلاوت معہ شروط دعوت کے خلوت اختیار کرکے ختم کرے۔ اس قاعدہ کے تحت میں چاروں قل سورہ الحمد و آیت الکرسی اور دیگر چھوٹے چھوٹے رکوع اور دیگر آیات قرآنی کی حاجت روائی کے عمل کرنیسے پیشتر تلاوت کرکے تعداد زکوۃ کی پوری کرے۔ اور روزانہ ورد میں پڑھنے کیلئے عوض ہر ایک حروف کے دس بار تلاوت کرتا رہے تاکہ عمل سے تصرفات عامل کے تحت میں باقی رہیں۔ اسیطرح جس سورت کا جو نقش مربع وغیرہ میں وضع کیا گیا تیار ہوئے اُسکے لکھنے کی تعداد مقرر ہے۔ اور بعد تکمیل تعداد نقوش کے آرد گندم میں گولیاں بناکر مچھلیوں کو دریا میں ڈالکر کھلادیا کریں تاکہ نقش میں بھی عمل مذکور کا اثر پیدا ہوجائے **ایضاً** قانون زکوۃ اسماء الہی کا کہ جسکا نام خدا میں جسقدر حروف تہجی ہوں اُنکو اُسکے اسیقدر حروف میں ضرب دے جیسے کہ لفظ اللہ کے چار حرف ہیں۔ پس چار کو چار میں ضرب دے جسکے جمع سولہ عدد ہوتے ہیں۔ پس ہر ایک عدد کے عوض میں ایکہزار بار تلاوت کرے پس سولہ ہزار مرتبہ اللہ اللہ روزانہ تلاوت کرتا رہے ۔ اور اسی تعداد میں نقش ٹھیک لکھ لکھ کر اور آرد گندم میں حبوب بناکر دریا میں مچھلیوں کی دعوت کرتا رہے مگر اول و آخر کسی طاق مناسب عدد میں درود شریف کی تلاوت لازم جانے اسکے علاوہ عامل سورہ والشمس پر یہ لازم ہے کہ ایام دعوت زکوۃ میں ہر شب کو خلوت کے زمانہ میں غزیمت و ہر دشیہ کو ستر مرتبہ تلاوت کرنا لازم جانے ۔ اور انھیں ایام میں رات کو سوتیوقت سات بار یہ کلمات پڑھکر سوجایا کرے ۔ ایاروحانیۃ الالہام الموکلون بسورۃ الشمس للدوام اخبرونی فی اذنی کل وقت اریل العمل بہ العشق فی خدیتما الفعل ما امرت و ما ذکرت ھما اریل حملا لعبد

[illegible]

روزانہ ورد سولہ سو یعنی ایکہزار چھ سو بار تلاوت کرے ۴۳

ایام المخدمۃ پس جب چالیس یوم خیریت سے گذر کر یوم چہل دیکم آجاوے تو عامل کو لازم ہے کہ بعد نماز فجر کے تازہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور بعد سورہ فاتحہ کے سورہ الم نشرح۔ اور بعد سورہ فاتحہ کے دوسری رکعت میں سورہ قدر پڑھ کر رکعتوں کو تمام کرے اور بعد سلام کے ایکبار عزیمت وہروشیہ تلاوت کرے اور بخور عزیمت مذکور کا جلا دے تو کوئی صورت مؤکل خادم سورہ موصوفہ کی متمثل ہو کر گوش میں بطور رازداری کے کہدیگا۔ و یا کوئی کان میں عالم خواب میں کہدیگا کہ اس وقت فلاں کوکب کی ساعت ہے اور فلاں برج طالع وقت ہے اور فلاں منزل میں قمر دائر ہے اور آیندہ فلاں وقت فلاں عمل کے تلاوت کرنیکا ہے غرض کہ یہ خادم نہایت صحیح وقت بتا دیگا پس مطلوبہ وقت کے واسطے عزیمت کے پڑھنے کے مع اضمار و تسلیط خدام کے مدعا پر مستعد ہو کر تعمیل کرے وہ عزیمت وہروشیہ یہ ہے :- (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) بسم اللہ شراھیا ھموتا علی متعالی فی علوک این الاجناد القویۃ این المشمہارۃ این کردون وجردم این عصفا این صاحب جیل الدخان این المرکب علی الفیل المعتصم بالثعبان اجیبوا بحق الاسماء العبرانیۃ وبرھمو تاوشیمو تا اجیبوا طائعین ○ جو افعال و خواص عزیمت وہروشیہ کے صاحب شموس الانوار نے لکھے ہیں وہ سب مجربات حضرت عبد اللہ تلمسانی سے صحیح ثابت ہو چکے ہیں۔ ایک دوسری عزیمت برہتیہ ہے ان دونوں عزیمت کے اثر جملہ اعمال علویہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ ہر ایک عمل کے موکلات علوی و سفلی کو بیدار کر کے اجابت عمل پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور بذات خود تاثیر میں سیف قاطع مسلم شدہ ہیں۔ اگر کوئی صاحب زیادہ وضاحت اداء شروط دعوات کا ملاحظہ کرنا چاہیں تو ہماری کتاب **فقیر کی جھولی** کو اول سے آخر تک ملاحظہ فرماویں۔ چونکہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے اسمیں زیادہ گنجائش صراحت کی نہیں ہے اس لئے ہم اس رسالہ کو اسی مقام پر ختم کرتے ہیں۔ فافہم۔ والسّلام

بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ۔ روحی

(بمقام دہلی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ قدسی)

رکن الدین (المعروف بہ عماد الدین) روز
مرہ ہر مسلمان کو پیش آنیوالے روزمرہ ہر مسلمان
کو پیش آنیوالے روزہ غسل و وضو و تیمم و نماز وغیرہ
کے ضروری مسائل سوال و جواب کے طرز پر تحریر ہیں
جسمیں ایک خاص قسم کی دلچسپی ہے اور جنکی واقفیت
بغیر آپ مکمل مسلمان نہیں کہلا سکتے قیمت ۱۲ار

خلاصۃ المسائل نکاح۔ طلاق رضاعت
وغیرہ کے مسائل کو نہایت
مفصل طریق پر بیان کیا گیا ہے جو فی الفور ذہن
نشین ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۵ر

حدیث الاربعین چالیس احادیث کا اردو
میں بامحاورہ ترجمہ مطبوعہ
مجیدی۔ قیمت ۱ر

زواجر ہندی علامہ ابن حجر ہیتمی کی حدیث
میں زواجر نامی ایک مشہور
کتاب تھی یہ اسکا سلیس بامحاورہ ترجمہ ہے جسمیں
وعظ و نصیحت کے بارے میں بڑی مفید اور کارآمد
باتیں مذکور ہیں۔ مطبوعہ مجیدی قیمت ۸ر

فرض نماز و عرض نیاز اس رسالہ میں
فضائل اور مسائل
نماز مختصر بیان کئے گئے ہیں آخر میں غزلیں اور
مناجاتیں ہیں۔ قیمت ایک آنہ

علامات قیامت یعنی ترجمہ قیامت نامہ
جناب شاہ رفیع الدین
صاحب۔ اسمیں جنت دوزخ حشر میزان وغیرہ کا موثر طریقہ پر بیان ہے ۳ر

مفتاح الجنۃ سچ مچ جنت کی کلید ہے
اللہ کے دین مستقیم پر چلنے کا سچا راستہ ہے۔ فقہ
حنفیہ کا خلاصہ ہے۔ قیمت پانچ آنہ ۵ر

زینۃ النساء گہنا زیور عورت کی ظاہری زینت
ہے لیکن اصل زینت انکا صحیح
مسلمان ہو کر عقائد باطلہ سے پرہیز کرنا ہے یہ کتاب
ان کو پڑھائیے اور ان کے حسن صورت کی زینت
حسن سیرت سے بڑھائیے۔ قیمت ۳ر

بہشتی زیور کامل یہ کتاب عورتوں کیلئے
تالیف کیگئی ہے مگر ہر
مسلمان مرد و عورت بچہ بوڑھے کیلئے اسکا مطالعہ ضروری
ہے اس کے دس حصے ہیں قیمت عہ

بہشتی گوہر یہ بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ ہے
اسمیں وہ مسائل ہیں جو خاص
مردوں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً جمعہ عیدین جماعت
وغیرہ۔ قیمت ۶ر

تحفۃ الزوجین مردوں کے جو حقوق عورتوں
پر اور مردوں پر جو عورتوں
کے ہیں انکی مفصل تحقیق۔ قیمت ۱ر

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی جو صرف ایک ماہ کیلئے
بالکل کافی ہوگی
آپکو اخبار پڑھنا آجائیگا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے
آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے اس کتاب میں انگریزی
کے جملے تلفظ درج ہیں اور ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ
استعمال میں آتے ہیں وہ سب اسمیں موجود ہیں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں غرض

ملنے کا پتہ خاکسار غلام نظام الدین تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی